REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلےٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ـــــ ۲۲

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر

شمارہ ـــــ ۱۰

شرح چندہ

سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالکِ غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

۳ر صفر ۱۳۹۳ ہجری | ۸ر امان ۱۳۵۲ ہش | ۸ر مارچ ۱۹۷۳ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۶ر امان (مارچ)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہُ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق لنڈن سے کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت وسلامتی درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر طرح اپنا فضل شاملِ حال رکھے آمین۔

قادیان ۶ر امان۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ مع اہل وعیال بفضلہ تعالےٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

★ـــــ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالےٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

نصرت جہاں سکیم کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ انگلستان کی نمایاں خدمات

ادویات کے بینک کا قیام اور پہلی قسط کے طور پر افریقہ کو پندرہ ہزار روپیہ کی ادویات کی روانگی

ازکرم عطاء المجیب صاحب راشد نائب امام مسجد فضل لندن

اللہ تعالےٰ کا بے حد فضل و احسان ہے کہ جماعت ہائے احمدیہ انگلستان کو شروع ہی سے نصرت جہاں سکیم جیسی بابرکت تحریک میں حصہ لینے اور نمایاں خدمات بجالانے کی سعادت حاصل رہی ہے۔ ۱۹۷۰ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہُ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز مغربی افریقہ کے تاریخ ساز دورہ سے واپسی پر انگلستان تشریف لائے تو لندن میں حضور نے پہلی بار احبابِ جماعت کے سامنے نصرت جہاں سکیم کا اعلان فرمایا۔ اللہ تعالےٰ کے قائم کردہ خلیفۂ برحق کی زبانِ مبارک سے یہ تحریک سُنتے ہی احبابِ جماعت نے دیکھتے ہی دیکھتے ہزاروں پونڈ کے وعدہ جات کر دیئے اور پھر اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ چند روز کے اندر اندر حضور اقدس کی خواہش کی تعمیل میں دس ہزار پونڈ سے زاید رقم نقدی کی صورت میں ادا کر دی۔ یہ ایک عظیم الشان قربانی تھی جس کو ابتدا میں ناممکن سمجھا گیا لیکن حضور کی دُعاؤں سے احبابِ جماعت کو یہ توفیق بھی حاصل ہوئی۔ چنانچہ حضور نے اب تک متعدد مواقع پر احبابِ جماعت کی اس نمایاں قربانی کا ذکر فرمایا ہے اور اظہارِ خوشنودی فرماتے ہوئے اپنی دُعاؤں سے نوازا ہے۔ نصرت جہاں سکیم کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ انگلستان کو ایک اور عظیم الشان سعادت یہ حاصل ہوئی ہے کہ جماعت نے اپنے وعدہ جات کے معیار کے لحاظ سے حضور انور کی خواہش کو پورا فرما دیا ہے۔

تقریباً ایک سال قبل جماعت انگلستان کے وعدہ جات کی مجموعی تعداد بیالیس ہزار کے لگ بھگ تھی گزشتہ سال ماہِ اپریل میں جب مکرم جناب بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن ربوہ سے لندن آنے کے لئے روانہ ہونے لگے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے انہیں فرمایا کہ میری خواہش ہے کہ احبابِ جماعت احمدیہ انگلستان نصرت جہاں سکیم کے سلسلہ میں اپنے وعدہ جات کو بڑھا کر کم از کم ۵۱ ہزار تک لے جائیں تا کہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہُ کے اکیاون سالہ دَورِ خلافت سے ایک مشابہت پیدا ہو جائے۔

اللہ تعالےٰ نے حضور انور کی اس خواہش کو شرفِ قبولیت عطا کیا اور احباب جماعت کے دلوں میں قربانی کا ایک نیا جوش اور ولولہ پیدا کر دیا۔ چنانچہ جب لندن مشن کی طرف سے احبابِ جماعت کو حضور کی اس خواہش سے آگاہ کیا گیا تو احبابِ جماعت نے نہایت جوش اور اخلاص اور بشاشت کے ساتھ وعدہ جات میں اضافہ کرنا شروع کر دیا۔ اس ایمانی مسابقت میں جماعت کے سب طبقات برابر کے شریک تھے۔ جہاں کمانے والوں نے اپنی دُنیادی ضروریات کو محدود یا ملتوی کر کے اس دینی جہاد میں حصہ لیا۔ وہاں وظیفہ حاصل کرنے والے بعض طلبہ نے اپنے وظیفہ کی رقوم میں سے ادائیگی کر کے نہایت درخشندہ مثالیں قائم کیں۔ ماہ دسمبر ۱۹۷۲ء میں جب وعدہ جات کا از سرِ نو جائزہ لیا گیا تو یہ دیکھ کر دل اللہ تعالےٰ کی حمد سے بھر گیا کہ جماعت کے مجموعی وعدوں کا میزان حضور اقدس کی بابرکت خواہش کے عین مطابق ۵۱ ہزار پونڈ سے تجاوز کر چکا ہے۔ اسی روز محترم جناب امام صاحب نے بذریعہ تار حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ عالیہ میں اس امر کی اطلاع کر دی۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے فوری طور پر ایک محبت بھری دعائیہ تار سے نوازا۔ حضور نے قربانی کے اس شاندار مظاہرہ پر خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے دُعا فرمائی کہ اللہ تعالےٰ اس تحریک میں حصہ لینے والے سب احباب کو دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال کرے اور حسناتِ دارین عطا کرے۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے جلسہ سالانہ ۱۹۷۲ء کے موقعہ پر بھی انگلستان کی جماعت کی اس نمایاں خدمت کا ازراہِ شفقت خصوصی ذکر فرمایا ہے۔

مالی جہاد میں شمولیت اور اس سلسلہ میں نمایاں خدمات کے علاوہ نصرت جہاں سکیم کے دیگر مقاصد کی تکمیل کے سلسلہ میں بھی انگلستان مشن کو اللہ تعالےٰ کے فضل سے نمایاں کام کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ اس کی ایک مثال ادویات کے بینک کا قیام ہے۔

اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے مغربی افریقہ کے کئی ممالک میں نصرت جہاں سکیم کے تحت طبی مراکز کا قیام ہو چکا ہے۔ ان میں متعین ڈاکٹر صاحبان نہایت خلوص اور محبت سے مریضوں کی خدمت میں دن رات مصروف ہیں۔ محترم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن نے انگلستان کے احمدی ڈاکٹر صاحبان میں تحریک فرمائی کہ وہ مختلف کمپنیوں کی طرف سے موصول ہونے والی ادویات جو اُن کے استعمال کے بعد بچ جاتی ہیں لندن مشن کو روانہ کر دیا کریں۔ اس غرض کے لئے محترم امام صاحب نے مشن میں ادویات کا ایک بینک قائم کر دیا۔ اور مکرم جناب ڈاکٹر عبد الحمید صاحب چغتائی کو اس کا صدر مقرر کیا۔

ہماری خوشی اور مسرت کی انتہا نہ رہی جب اس تحریک کے نتیجہ میں ڈاکٹر صاحبان کی طرف سے ادویات بڑی کثرت سے موصول ہونے لگیں۔ چند ہی دنوں میں ادویات کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہو گیا اور ابھی مزید ادویات کے آنے کا سلسلہ برابر جاری ہے۔

موصول ہونے والی ان ادویات میں سے پہلی قسط جو دو بکسوں پر مشتمل تھی لندن مشن کی طرف سے بذریعہ ہوائی جہاز غانا کے ہسپتال کے لئے بھجوا دی گئی ہے۔ اس پہلی قسط کی ادویات کی قیمت چھ سو پونڈ (یعنی ہندوستانی سکہ کے حساب سے پندرہ ہزار روپیہ) سے زیادہ ہے۔ اور یہ سب کی سب ادویات صرف ایک احمدی ڈاکٹر کی دی ہوئی ہیں جو اللہ کے فضل سے نہایت مخلص ہیں اور جماعتی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ ادویات کی آئندہ اقساط بھی عنقریب مختلف ممالک کو روانہ کر دی جائیں گی۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ انگلستان کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ ان میں حصہ لینے والے سب احباب کو اپنے افضال و انعامات کا مورد بنائے۔

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان!
مورخہ ۸ ؍ امان ۱۳۵۲ ہش

میدانِ تبلیغ میں
جماعتِ احمدیہ کی کامیابی کا راز!

انگلستان میں جماعتِ احمدیہ کی طرف سے ۳ ؍ دسمبر ۱۹۷۲ء کو یوم التبلیغ منایا گیا۔ اُن کی رپورٹ مکرم نائب امام صاحب مسجد لندن کی طرف سے موصول ہو کر بدر مجریہ ۱۸ ؍ جنوری کے پہلے صفحہ پر شائع ہو چکی ہے ہفت روزہ الجمعیۃ دہلی نے اسی رپورٹ کا ایک حصّہ نقل کر کے جماعت کی تبلیغی مہمات کی کامیابی کو مشتبہ کرنے کے لئے راز کے نام سے عجیب و غریب توجیہات نکالی ہیں۔ آج کی صحبت میں انہی کا مختصر جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

الجمعیۃ کے کالم نویس صاحب "اس کا راز کیا ہے" کے زیرِ عنوان لکھتے ہیں:۔

"احمدیہ مسلم مشن انگلستان کی طرف سے حسبِ معمول ۳ ؍ دسمبر ۱۹۷۲ء کو لندن اور دوسرے مقامات پر یوم تبلیغ منایا گیا۔ اس موقع پر لوگ وفود کی شکل میں سڑکوں پر نکلے اور لوگوں کے درمیان لٹریچر تقسیم کیا ہر وفد لکڑی کے بنے ہوئے کتبات بھی لئے ہوئے تھا جن پر جماعت احمدیہ کی دعوت درج تھی۔ ایک کتبہ یہ تھا PROMISED MESSIAH HAS COME (مسیح موعود آگئے) یہ کتبہ بتاتا ہے کہ جماعت احمدیہ نے یورپ کے عیسائیوں میں جو تبلیغی کامیابی حاصل کی ہے اس "کامیابی" کا اصل راز کیا ہے۔ اس کا راز عیسائی نفسیات کو استعمال کرنا ہے مسیح موعود کی آمد ان کی دعوت کا خاص نکتہ ہے۔ کیونکہ اس طرح وہ اُن سادہ عیسائیوں کو متاثر کر سکتے ہیں جو دو ہزار برس سے مسیح کی آمدِ ثانی کا انتظار کر رہے ہیں"۔

اس کے بعد رپورٹ کا ایک حصّہ نقل کر کے اپنی بات کو مدلّل بناتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ عیسائیوں میں جماعتِ احمدیہ کی "کامیابی" کا راز ٹھیک وہی ہے جو مسلمانوں میں مہدویت کے دعویٰ داروں کی کامیابی کا رہا ہے۔ مسلمان اپنے رسول کی پیش گوئی کے مطابق ڈیڑھ ہزار برس سے "امام مہدی" کا انتظار کر رہے ہیں۔ اس لئے جب ایک شخص اُٹھ کر دعویٰ کرتا ہے کہ مَیں امام مہدی ہوں تو بہت سے وہ لوگ چونک اُٹھتے ہیں جن کی نشوونما اسلام کی تاریخی روایات میں ہوئی ہے۔ انہیں میں بہت سے ایسے سادہ لوح بھی ہوتے ہیں جو مذکورہ شخص کو اپنے انتظار کا جواب سمجھ کر اس کے مومن بن جاتے ہیں۔

عیسائی بھی اسی طرح جن مذہبی روایات کے اندر پرورش پاتا ہے اس کی گھُٹی میں یہ بات پڑ جاتی ہے کہ مسیح دوبارہ آنے والے ہیں۔ اب جب ایک شخص صاف لفظوں میں اعلان کرتا ہے کہ مَیں "مسیح موعود" ہوں تو اس قسم کی روایات پر پرورش پائے ہوئے لوگوں کا چونکنا ہونا بالکل فطری ہے۔ پھر انہیں میں سے کچھ وہ سادہ لوح بھی ہوتے ہیں جو اُن پر ایمان لا کر اُن کے حلقہ میں شامل ہو جاتے ہیں۔

یہ معاملہ صرف "مسیح موعود" اور "امام مہدی" تک محدود نہیں غور سے دیکھئے تو یہ نفسیات بہت دُور تک اپنا کام کرتی ہوئی نظر آئے گی"۔ (ہفت روزہ الجمعیۃ دہلی ۳ ؍ ۹ صہ ۲)

اِس تمہید اور دلیل کے بعد بڑے ہی فلسفیانہ انداز میں "مذہبی انسان کی نفسیات" کی تفصیل بیان فرمائی ہے۔ اور اندازِ بیان بالکل وہی ہے جو مذہب کے نکتہ چینوں کا چلا آیا ہے۔ اور غرض جماعت احمدیہ کی تبلیغی کامیابی کو محلِ طعن بنانا ہے مگر لطف کی بات یہ ہے کہ مقطع کی بات اُن کے مطلع سے قطعاً میل نہیں کھاتی جو کالم نویس کی اپنی ہی پریشان خیالی کا پتہ دیتی ہے۔ دیکھئے جس بات کو "مذہبی انسان کی نفسیات" قرار دیکر باعثِ تنقیص قرار دیا، اسی کو اپنے عقائد بنا کر خود کو اسی کا حامل بھی بیان کر دیا۔ ایں چہ بوالعجبی است!! کالم نویس کا اختتامی پیراگراف ملاحظہ ہو، لکھتے ہیں:۔

"بلاشبہ نبوّت برحق ہے۔ حضرت مسیح کا دوبارہ آنا برحق ہے۔ امام مہدی کا ظہور بھی اجماعِ امت سے ثابت ہے۔ اسی طرح یہ بھی صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے ہوتے ہیں۔ مگر اصل کے نام پر نقل کا کاروبار پہلے زمانہ میں بھی تھا اور آئندہ بھی جاری رہے گا"۔ (ایضاً)

قطع نظر اس سے کہ بیان کردہ باتیں کس حد تک درست اور صحیح ہیں اصل بات یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کی کامیاب عالمگیر تبلیغی مساعی سے مرعوب ہو کر اور اس میدان میں احمدیہ جماعت کے مقابلہ پر کسی اور فرقہ کو لانے سے عاجز آ جانے کے بعد حضرات علماء بوکھلا گئے ہیں۔ اب کھلے لفظوں میں تو جماعت احمدیہ کی اِن ناقابلِ تردید خدمات کا اعتراف کر نہیں سکتے۔ اس لئے کہ اگر کرتے ہیں تو اپنے ہی آدمی گلے پڑتے ہیں کہ بھئی تم علماء کس کام کے ہو، جب تمہارے کہنے کے بموجب ضرورتِ وقت کا کام تو احمدی لوگ کر رہے ہیں۔ پھر تم قوم کی روٹیاں مفت میں کیوں توڑتے ہو؟ اس لئے کچھ تو اپنی گلو خلاصی کے لئے اور کچھ ناواقف لوگوں کی آنکھوں میں دُھول جھونکنے کے لئے کوئی نہ کوئی توجیہہ نکال ہی لی ہے وبس!!

حقیقت یہ ہے کہ جب خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی روحانی سلسلہ جاری ہوتا ہے اُس کے پاس حق ہونے کے سبب اس میں اثر و جذب ہوتا ہے۔ سعادت مند طبائع اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتیں۔ یہی چیز مخالف عنصر کے لئے آنکھ کا تنکا بن جاتی ہے۔ اُن کی پہلی کوشش یہی ہوتی ہے کہ کسی نہ کسی طور سے نیک طبعوں پر ہو رہے حق کے اثر کو زائل کیا جائے۔ چنانچہ قرآن کریم نے اسی قسم کے لوگوں کی طرف سے ایک طریق وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ (حق کی تبلیغ کے وقت شور مچاؤ اس سے تم اپنے مدمقابل پر غلبہ پا سکتے ہو) کا اختیار کرنا بھی بیان کیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ الجمعیۃ کے کالم نویس نے بھی انہیں لوگوں کے قدم پر قدم رکھنے کی کوشش کی ہے۔ اسی لئے تو جماعتِ احمدیہ کی طرف سے جاری کردہ تبلیغِ اسلام کی شاندار عالمگیر کامیاب مہم کی قدر و منزلت اور اہمیت و عظمت کو کم کرنے اور اس پہلو سے جماعت کی امتیازی شان کو مشتبہ کرنے کے لئے مبیّنہ "نفسیات" کا سہارا لیا ہے۔ اور پھر اسی کو بنیاد بنا کر وہمیّات کا جالا بُنا ہے۔ اور عجیب و غریب قسم کے راز نکالنے کی کوشش کی ہے مگر کوئی حرج نہیں "علماء" ایسے راز تلاش کرتے رہیں حق و صداقت کو قبول کرنے والے نفوسِ طیبہ روز بروز بڑھتے ہی چلے جائیں گے اور علماء انہیں دیکھتے کے دیکھتے ہی رہ جائیں گے حتیٰ کہ ایک وقت آئے گا جب ان کی آنکھوں سے پردے اٹھیں گے۔ اُن پر حقیقت آشکارا ہو گی، تب کفِ افسوس ملتے ہوئے کہیں گے؎

یارانِ تیز گام نے محمل کو جا لیا!
ہم محوِ نالۂ جرسِ کارواں رہے!

خیر علماء جانیں اور اُن کا کام۔ قل کلّ یعمل علٰی شاکلتہٖ فربّکم اَعلم بمَن ھو اھدٰی سبیلًا۔

رہا جماعت احمدیہ کی طرف سے مبیّنہ "نفسیات" کو استعمال کرنے کا معاملہ سو یہ کوئی بُرا کام نہیں۔ تبلیغِ حق کے سلسلہ میں یہ طریق تو عین سنّتِ انبیاء ہے۔ اگر اسی وجہ سے جماعتِ احمدیہ پر طعن کیا جاتا ہے تو کرتے رہیں۔ جماعت کا اس سے کیا بگڑتا ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص حق کا متلاشی ہوتے ہوئے قرآن کریم کا بنظرِ غائر مطالعہ کرے تو وہ دیکھے گا کہ قرآن کریم نے انہی نفسیات کو پیش کر کے مختلف قوموں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ کی صداقت پر دعوتِ فکر دی ہے۔ اور ان باتوں کو خاصہ وزن دیا گیا ہے۔ مثلاً:۔

(۱) قرآن کے بالکل ابتداء ہی میں بنی اسرائیل کو نہ صرف اسی نہج پر ایمان لانے کی دعوت دی بلکہ اُنہیں "اوّلَ کَافِرٍ" ہو جانے اور خدا کی آیات کے بدلے ثمنِ قلیل لینے سے متنبہ فرماتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ ۖ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۡ وَّاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ۝ (البقرہ آیت: ۴۲)

(۲) دوسرے نمبر پر مشہور و معروف میثاق النبیّین والی آیت کریمہ قابلِ غور ہے۔ جس میں اُصولی طور پر جمیع اُمم سے اُن کے انبیاء کے توسط سے اس امر کا عہد لیا گیا ہے کہ ان کی زندگی میں جب بھی کوئی فرستادہ حق آئے تو تم نے نہ صرف یہ کہ اس پر ایمان لانا ہے بلکہ ہر ممکن طریق پر اس کی نصرت و تائید کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ۭ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰي ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ۭ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ۭ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ (آلِ عمران آیت: ۸۲)

فرمائیے! اگر جماعت احمدیہ تبلیغِ حق کے وقت اسی میثاق النّبیّین کو یاد دلا کر مذہب پسند طبقہ کے افراد کو خواہ وہ عیسائی ہیں یا مسلمان، ایمان لانے کی دعوت دیتی ہے تو اس میں کونسی بُرائی ہے۔ اور جو ان باتوں کو سُنتا ہے اُس نے کونسی نادانی کی بات کی؟ اِس میں بھی اگر کسی "راز" کی تلاش ہے تو یقین جانیئے اس میں وہی حق و حقیقت کا راز کارفرما ہے جسے ابتدائے دُنیا سے جمیع انبیاء اور نیکوکار لوگوں نے اپنایا اور کان دھرنے والے خدا کے پسندیدہ بندے بن گئے!! پھر جماعت احمدیہ کے عمل پیرا ہونے سے احمدیوں کا عمل کیونکر محلِ طعن بنا؟ یا سُننے اور ایمان لانے والے کیونکر سادہ لوح قرار پائے؟ ان جیسا تو دُنیا میں کوئی دوسرا عقلمند نہ ہُوا ـــــ!!

(۳) دیگر انبیاء کے اسی نہج پر طریقِ دعوت و تبلیغ کی تفصیلات مع قرآنی حوالہ جات کے بوجہ خوفِ طوالت چھوڑتے ہوئے نبیٔ آخر الزمان حضرت محمّد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے خوش نصیبوں کو دیکھئے! قرآنی بیان کے مطابق انہیں حق و صداقت کے شناخت کر لینے کی توفیق کس طریق پر ملی، فرماتا ہے:۔

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ ..... الآیۃ (اعراف آیت: ۱۵۸)

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

ایک سال کے وقفہ کے بعد اس سال اللہ تعالیٰ کی توفیق سے انشاء اللہ ہمارا جلسہ سالانہ منعقد ہوگا

اہلِ ربوہ جلسہ کے کاموں کیلئے زیادہ سے زیادہ رضاکار اور مہمانوں کے ٹھہرنے کیلئے اپنے مکانات کے کمرے مہیا کریں!

جلسہ کے ایام میں احباب کو ربوہ کی صفائی کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیئے اور جلسہ کی کامیابی کیلئے دُعا پر زور دینا چاہیئے

ہر احمدی مرد و عورت کو پیڑے اور روٹیاں بنانے کے لئے بھی تیار رہنا چاہیئے تانانبائیوں کی قلت جلسہ کے کام میں روک نہ بن سکے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ مورخہ ۱۷ رنبوت ۱۳۵۱ ہش مطابق ۱۷ رنومبر ۱۹۷۲ء بمقام مسجد اقصٰے ربوہ

یہ خطبہ جمعہ ربوہ میں گزرے ہوئے جلسہ سالانہ کے متعلق ہے لیکن چونکہ رُوحانی طور پر بیش بہا افادیت وتربیت کا حامل ہے اس لئے اب بھی اس کی افادیت قائم ہے ــــ (ایڈیٹر بدر)

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا:-

کل سر درد کا شدید حملہ ہوا تھا جس کے نتیجہ میں نقاہت ہوگئی ہے۔ آج صبح تو لیٹے ہوئے ہی وقت گزارنا پڑا۔ یہ تین دن کچھ اس قسم کی ذمہ داریوں کے جمع ہوگئے ہیں جو بیماری کی وجہ سے بستر پر لیٹ کر یا گھر میں بیٹھ کر ادا نہیں کی جاسکتیں۔ انصار اللہ کے علاوہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا پچاس سالہ اجتماع

بھی ہو رہا ہے۔ اس سال ۲۵ ر دسمبر کو لجنہ اماء اللہ کو قائم ہوئے پچاس سال ہوجائیں گے۔ چنانچہ اس اجتماع کے موقعہ پر وہ اپنی تاریخ کا ایک نیا ورق اُلٹیں گی۔ اللہ تعالیٰ اُن کی ماضی کی قربانیوں کو شرفِ قبولیت بخشے اور اب انہیں نئے دَور میں نئی اور بدلی ہوئی ذمہ داریوں کے سمجھنے اور ان کو ادا کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

اس وقت مَیں مختصراً دو باتوں کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ ایک تو یہ ہے کہ

ہمارا جلسہ سالانہ

قریب آرہا ہے یعنی اب اتنا دُور نہیں ہے کہ اس سلسلہ میں انتظار کیا جائے۔ اور بعض ذمہ داریوں کی طرف احباب کو توجہ نہ دلائی جائے۔ جہاں تک جلسہ سالانہ کے انتظامات کا تعلق ہے وہ تو بعض لحاظ سے جلسہ کے معاً بعد شروع ہوجاتے ہیں۔ پھر جب نیا مالی سال شروع ہوتا ہے تو اس وقت بہت سارے کام کرنے پڑتے ہیں۔ بعض اشیاء خریدنی پڑتی ہیں۔ مثلاً شروع میں گندم خریدنی پڑتی ہے۔ اس وقت نسبتاً سستی مل جاتی ہے۔ پھر جلسہ سالانہ کے ضمن میں کچھ یاددہانیاں کرانی پڑتی ہیں۔ اہلِ ربوہ کو بھی اور اُن بھائیوں کو بھی جو باہر سے ربوہ میں تشریف لاتے اور جلسہ کی برکات اور فیوض سے بہرہ ور ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایک سال کے وقفہ (ناغہ) کے بعد انشاء اللہ اور اسی کی توفیق سے اس سال ہمارا جلسہ سالانہ منعقد ہوگا۔ ہم خدا تعالیٰ کے فضلوں کی اُمید رکھتے ہیں۔ اور ہمارا اپنے ربّ کریم پر بھروسہ ہے کہ وہ اپنے فضل سے ایسے سامان پیدا کر دے گا کہ بیچ میں کسی قسم کی روکیں پیدا نہ ہوں۔ دوست دو سال تک جلسہ کا انتظار کرتے رہے ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں یہ توفیق بخشے گا کہ وہ اپنی خواہش کے مطابق اللہ تعالیٰ کے حضور دُعاؤں کے ماحول میں دُعائیں کرنے کی توفیق پائیں۔

جلسہ سالانہ کے جملہ انتظامات کے علاوہ اہلِ ربوہ کی جو ذمہ داریاں ہیں، مَیں سمجھتا ہوں اُن میں سے

سب سے بڑی ذمہ داری

یہ ہے کہ وہ پُوری تعداد میں، رضاکارانہ طور پر اپنی خدمات منتظمین جلسہ کو پیش کر دیں۔ اُن دنوں ہمارے سکول اور کالج بڑا کام کرتے ہیں۔ بچوں کا کالج بھی، بچیوں کا کالج بھی، اور اسی طرح ہمارے سکول بھی بہت کام کرتے ہیں۔ اس ضمن میں ہمارے بعض دوستوں کو بعض خدشات بھی لاحق ہیں۔ کیونکہ ہماری نئی حکومت نے اپنے منشور کے مطابق سکولوں اور کالجوں کو قومی تحویل میں لینا شروع کر دیا ہے۔ "شروع کر دیا ہے" کا مطلب ہے کہ اعلان کر دیا گیا ہے کہ حکومت نے سکولوں اور کالجوں کو اپنی تحویل میں لے لیا ہے۔ چنانچہ اس دفعہ نصرت گرلز ہائی سکول کی استانیوں کو یکم کی بجائے گیارہ تاریخ کو تنخواہیں ملیں۔ جب کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اساتذہ کو ابھی تک تنخواہیں نہیں ملیں۔

بہرحال سکول وغیرہ کو قومی تحویل میں لینا بہت بڑا کام ہے۔ بڑی ذمہ داری حکومت نے اپنے سر لی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحیح خدمت کی توفیق دے۔ یہ آہستہ آہستہ ٹھیک ہو جائے گا۔ چنانچہ سکولوں اور کالجوں کو قومی تحویل میں لے لئے جانے پر بعض بچے یا بعض ناسمجھ دوست گھبراتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ ہائی سکول میں، جامعہ میں اور دوسرے تعلیمی اداروں میں ہمارے مہمان ٹھہرتے ہیں اور طلباء بطور رضاکار خدمات انجام دیتے ہیں۔ اب سکول اور کالج قومی تحویل میں چلے جانے کی وجہ سے نہ تعلیمی ادارے خالی ہوں گے اور نہ طلباء کو بطور معاون جلسہ میں بھجوایا جائے گا۔ دراصل یہ مفروضہ ہی غلط ہے۔ اس لئے اس سلسلہ میں گھبرانے کی کوئی وجہ نہیں۔ جماعت احمدیہ تو ہر لحاظ سے عوام ہی کا ایک حصّہ ہے۔ یہ دُنیا کی بھلائی کے لئے قائم ہوئی ہے۔ ہر مسلمان کو "الناس" کی خدمت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اور یہ "الناس" ہی ہیں جن کے لئے قرآنِ عظیم اُتارا گیا ہے۔ پس ان دنوں عوامی حکومت کا بڑا چرچا ہے۔ حالانکہ یہ لفظ "عوام" دراصل "الناس" کا ترجمہ ہے۔ کیونکہ "الناس" سے مراد بالعموم عوام لئے جاتے ہیں۔ اس لئے جب ہر چیز ہے ہی "الناس" کی تو پھر اس کے راستے میں دُنیا کی کوئی حکومت یا اس کی نئی پالیسی روک نہیں بن سکتی۔ لہٰذا

سکولوں اور کالجوں کے بچے

اور بچیاں انشاء اللہ اسی طرح رضاکارانہ طور پر کام کریں گی جس طرح وہ سالہا سال سے کام کرتے چلے آئے ہیں۔ اور عوام کی یہ عمارتیں بھی اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت میں پیش ہوں گی اور اپنی مہمان نوازی اور خدمت پیش کریں گی جس طرح پہلے کرتی چلی آئی ہیں۔ جب کسی عمارت میں برکت کے کام کئے جاتے ہیں تو عمارتیں بھی برکت والی بن جاتی ہیں۔

پس ایک تو یہ ذمہ داری ہے کہ رضاکار پُوری طرح (نوّے فیصد بھی میں نہیں کہتا) اور پُوری تعداد میں انتظامیہ کو ملنے چاہئیں۔ پُوری تعداد سے میری یہ مراد ہے کہ جتنے زیادہ سے زیادہ رضاکار مہیا ہوسکتے ہوں اتنے ضرور ملنے چاہئیں۔

علاوہ ازیں ایک بڑی ذمہ داری جلسہ کے دنوں میں باہر سے آنے والے مہمانوں کے لئے اپنے مکانوں کے مسقف حصّوں کو مہیا کرنے کی ہے۔ ربوہ میں ہر سال جتنی بھی جماعتی طور پر نئی عمارتیں بنتی ہیں وہ مہمانوں کے لئے کافی نہیں ہوتیں۔ چنانچہ اس دفعہ مَیں نے جماعت سے بھی کہا ہے کہ تمہاری ضرورت بھی ہے لیکن میری ضرورت بھی ہے۔ اور جیسا کہ میں پہلے بھی

کئی دفعہ بتا چکا ہوں۔ میری ضرورت سے مراد جماعت کی ضرورت ہے۔ کیونکہ مَیں اور جماعت ایک ہی وجود کے دو نام ہیں جو

غلبۂ اسلام کی عظیم مہم

کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ غرض جماعتی ضرورت کے پیشِ نظر جامعت احمدیہ کے ہوسٹل کی عمارت کا پہلے تھوڑا حصّہ مکمل ہونا تھا۔ لیکن مَیں نے کہا ہے کہ اسے زیادہ بڑھاؤ۔ چنانچہ اس کی تعمیر کا پروگرام تین حصّوں میں بٹا ہُوا تھا۔ دو حصّے جلسہ سالانہ تک انشاء اللہ مکمل ہو جائیں گے۔ تیسرا حصّہ جلسہ تک مکمل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وقت بہت تھوڑا ہے۔ بہرحال کچھ مہمانوں کے لئے اس میں بھی گنجائش نکل آئے گی۔ پھر جو عمارت کیمپس کہلاتی ہے جہاں ہمارا ایم۔ ایس۔ سی فزکس کا حصّہ ہے اس میں کئی اور کمروں پر چھتیں پڑ گئی ہیں۔ جو مہمانوں کے ٹھہرنے کے لئے بڑی حد تک کافی ہیں۔ اور اس سے میری مراد یہ ہے کہ جتنا ٹی۔ آئی ہائی سکول اور اس کی بورڈنگ کا مسقّف حصّہ ہے اتنی بلکہ اس سے بھی کچھ زیادہ کمروں کی چھت مکمل ہو گئی ہے۔ اس میں بھی کئی کمرے میسّر آجائیں گے۔ ویسے اس میں کچھ انتظام کرنا پڑے گا۔ کیونکہ ابھی دیواریں نہیں بنیں۔ صرف چھت ہی پڑی ہے۔ بہرحال ہم اس کو استعمال کر سکتے ہیں۔ لیکن ان تمام تعمیراتی وسعتوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال مہمانوں کی تعداد میں اضافہ ہی ہوتا رہتا ہے۔ اس لئے مہمانوں کے لئے موجودہ عمارتیں کافی نہیں ہُوا کرتیں۔

پھر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ باہر سے آنے والے احباب بڑی قربانی کرتے ہیں۔ وہ راتوں کو اِس طرح سوتے ہیں کہ دفتروں میں بیٹھ کر حکومت کرنے والے لوگ اس کا اندازہ ہی نہیں لگا سکتے۔ ایک دفعہ کا واقعہ ہے مَیں افسر جلسہ سالانہ تھا۔ میرے پاس ایک رپورٹ آگئی کہ ۱۸×۱۴ یا شاید ۱۸×۱۵ کا کمرہ ہے جس میں مقیم ایک سو مہمانوں کے لئے مالکِ مکان یا منتظم کھانا لے گیا ہے۔ اتنے چھوٹے سے کمرے میں تو اتنے مہمان نہیں ٹھہر سکتے۔ چنانچہ ہم نے رات گئے جب سارے مہمان اپنی اپنی رہائش گاہوں پر اکٹھے ہو جاتے ہیں اس وقت جا کر چیک کیا تو جتنے مہمانوں کا کھانا منگوایا گیا تھا اتنے مہمان وہاں موجود تھے۔ انسان سوچے تو وہ اس کا اندازہ نہیں لگا سکتا۔ تاہم اس چھوٹے سے کمرے میں سو کے قریب مہمان موجود تھے۔ وہ بیٹھ کر رات گذارتے تھے یا کیسے رات گذارتے تھے یہ تو خدا ہی بہتر جانتا ہے مگر وہاں سو کے قریب مہمان ٹھہرے ہوئے تھے۔ اس سے یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ ہمارے احمدی دوست مہمان اور میزبان دونوں بڑی قربانی دیتے ہیں۔ ویسے یہاں ایک لحاظ سے مہمان اور میزبان کا فرق مٹ جاتا ہے۔ کیونکہ جہاں تک مہمان ہونے کا تعلق ہے مَیں بھی اور آپ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ہیں۔ مگر خادم ہونے کی حیثیت میں ہم سارے میزبان ہیں۔ غرض مہمان اور میزبان دونوں اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اور جلسہ کے انتظامات میں ہاتھ بٹاتے ہیں۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی بڑی برکت اور رحمت ہے۔ ہمیں اس کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔

جلسہ کے دنوں میں

رہائش کے سلسلے میں

مَیں نے دیکھا ہے کہ باہر سے جو دوست اپنے بیوی بچّوں کے ساتھ آتے ہیں وہ تو یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ انہیں کوئی غسلخانہ دے دیا جائے۔ وہ اسی میں اپنا وقت گذار لیں گے۔ پس مکانوں کی مانگ کا تو یہ حال ہے اور اُدھر ربوہ کے دوست تھوڑی تعداد میں بیٹھنے والے یا دوسرے کمرے فارغ کرتے ہیں۔ ان میں سے بھی بعض دوست عملاً فارغ نہیں کرتے جس سے انتظامیہ کو بڑا غصّہ آتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ دے نہیں سکتے۔ کیونکہ مثلاً اُن کے دُور کے عزیز یا کوئی دوست ہیں وہ انہیں اطلاع دے دیتے ہیں کہ وہ جلسہ پر نہیں آرہے۔ چونکہ انہوں نے پہلے سے یہ ذہن میں رکھا ہوتا ہے کہ مَیں فلاں کمرہ ان کو دوں گا۔ لیکن جب ان کی طرف سے اطلاع آجاتی ہے کہ وہ جلسہ پر نہیں آرہے تو وہ یہی کمرہ جلسہ سالانہ کے منتظمین کو دے دیتے ہیں۔ مگر جب جلسہ سالانہ کے مہمان آنے لگتے ہیں تو اُن کے عزیز یا دوست کا ایمان جوش میں آتا ہے اور وہ سوچتے ہیں کہ جلسہ سالانہ سے کیوں غیر حاضر رہیں۔ چنانچہ جب وہ ربوہ پہنچ جاتے ہیں تو وہی کمرہ اُن کو دے دیا جاتا ہے۔ اس پر جلسہ سالانہ کے منتظمین شور مچا دیتے ہیں کہ تم نے تو ہمیں کمرہ دینے کا وعدہ کیا تھا مگر کمرہ فارغ نہیں کیا گیا وہ کہتے ہیں کہ ہمارے وہ مہمان جن کے آنے کی توقع نہیں تھی وہ آگئے ہیں۔ وہ بھی تو آخر جلسہ کے مہمان ہیں اس لئے انہوں نے استعمال کر لیا ہے۔ بہرحال اس مرحلہ پر ظاہری انتظام میں تو رخنہ پڑ جاتا ہے لیکن ایسے مالکِ مکان کا اخلاص اپنی جگہ قائم رہتا ہے۔

بعض دوست اس سلسلہ میں بھی بڑی

قربانی کا مظاہرہ

کرتے ہیں وہ اپنا سارا گھر مہمانوں کو دے دیتے ہیں۔ وہ خود کسی ایک کمرہ میں سمٹ کر گذارہ کر لیتے ہیں۔ اور باقی سارا گھر خدا کے مہمانوں کے لئے فارغ کر دیتے ہیں۔ دوسری طرف ایک وقت میں ہزاروں ہزار روپے چندہ دینے والے دوستوں کو اگر ربوہ میں کوئی غسلخانہ مل جائے جس میں پرالی پڑی ہوئی ہو تو وہ اُسے بھی غنیمت سمجھتے ہیں۔ اور شکر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کا بھی اور ممنون ہوتے ہیں منتظمین کے بھی کہ انہوں نے ہمارے لئے رہنے کا انتظام کر دیا ہے۔ بہرحال اہلِ ربوہ کے لئے جس حد تک ممکن ہو وہ اس سلسلہ میں منتظمینِ جلسہ سے تعاون کریں۔ علاوہ اُن مہمانوں کے جو اُن سے تعلق رکھنے کی وجہ سے اُن کے گھروں میں ٹھہرتے ہیں، اُن مہمانوں کے لئے بھی اپنے مکانوں کے بعض حصّے فارغ کریں جو اُن سے تعلق تو رکھتے ہیں لیکن جلسہ کے انتظام کے ماتحت ٹھہرتے ہیں۔ پس ایسے دوستوں کے لئے رہائش مہیّا کرنے کے لئے بھی منتظمینِ جلسہ کے ساتھ زیادہ سے زیادہ تعاون کرنا چاہیئے۔

دُوسری بات

مَیں یہ کہنا چاہتا ہُوں کہ جلسہ سالانہ کے ایام میں ربوہ کی صفائی کی طرف زیادہ توجّہ دینی چاہیئے جلسہ کے دنوں میں بھی صفائی ہونی چاہیئے اور اس سے پہلے بھی صفائی ہونی چاہیئے۔ صفائی کی طرف اہلِ ربوہ کو بالعموم اور مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلسِ صحت کو بالخصوص توجّہ دینی چاہیئے۔ باہر کے وہ دوست جو اس عرصہ میں ربوہ نہیں آئے اُن کو بعض تبدیلیاں تو نظر آئیں گی۔ مثلاً سڑکوں کے بعض حصّے پختہ ہو گئے ہیں۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ کچھ اور تبدیلیاں بھی نظر آئیں۔ تاہم اس میں وقت لگے گا۔ نئی جگہوں پر درخت لگائے جا رہے ہیں۔ جو کھلی جگہیں تھیں اُن کو استعمال میں لانے کے لئے تیار کیا جا رہا ہے۔ کچھ تیار ہو گئی ہیں۔ کچھ تیار ہو رہی ہیں۔ اور کچھ انشاء اللہ تیار ہو جائیں گی۔ غرض صفائی کی طرف جس حد تک ممکن ہو ہمیں توجہ دینی چاہیئے۔ گو جس حد تک توجہ دینے کی ضرورت ہے اس حد تک ہم سرِ دست توجہ نہیں دے سکتے کیونکہ اس وقت ہمارے ذرائع محدود ہیں۔ لیکن کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔ اور جس حد تک ممکن ہو، اپنے ماحول کی صفائی کا خیال رکھنا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ فضل ہے کہ جلسہ سالانہ کے دنوں میں یہاں کبھی کوئی بیماری وبائی صورت میں نہیں آئی حالانکہ مہمانوں کی تعداد ہزاروں بلکہ اب تو ایک لاکھ سے بھی تجاوز کر گئی ہے۔ ایسی صورت میں احباب کا وبائی امراض سے محفوظ رہنا اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں کا مرہونِ منّت ہے۔ جلسہ سالانہ نے ربوہ کی زمین کو بڑا اچھا کر دیا ہے۔ ورنہ جس وقت ہم پہلے پہل یہاں آباد ہوئے تھے اس وقت ہر طرف کلّر ہی کلّر نظر آتا تھا۔ جن دوستوں نے سن انچاس پچاس اور اکاون کے جلسے دیکھے ہیں اور ان کا حافظہ اچھا ہے اُن کو یاد ہوگا کہ یہاں کلّر کی وجہ سے ہر جگہ سفید ہی سفید نظر آتی تھی۔ اب تو درخت اُگ آئے ہیں۔ سایہ ہو گیا ہے۔ کئی جگہ پھول بھی نظر آنے لگے ہیں۔ اور انشاء اللہ ایک دو سال میں کئی دوسری جگہوں پر بھی پھول نظر آئیں گے۔ اور پھر اس سے بھی نمایاں فرق نظر آئے گا یہ تو ایک مستقل کام ہے جو آہستہ آہستہ مکمل ہو رہا ہے۔

پس

جلسہ کے ایّام میں

احباب کو صفائی کی طرف خاص طور پر توجّہ دینی چاہیئے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جلسہ سالانہ کی کامیابی کے لئے دُعاؤں پر بڑا زور دینا چاہیئے دوست یہ دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کی نیّت رکھنے والوں کو ہر طرح صحت سے رکھے۔ اور اُن کے لئے جلسہ میں شمولیت کے سامان پیدا کر دے۔ اللہ تعالیٰ اہلِ ربوہ کو بھی صحت و عافیت سے رکھے اور انہیں توفیق عطا فرمائے کہ وہ بہتر اور احسن رنگ میں خدا تعالیٰ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے روحانی فرزندِ جلیل مہدئ معہودؑ کے مہمانوں کی خدمت کر سکیں۔ اور وہ ہر قسم کی ذمہ داریاں چوکس اور بیدار رہ کر ادا کر سکیں۔

جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی تعداد روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ جس کی وجہ سے پاکستان کے نانبائیوں پر روز بروز بوجھ بڑھتا چلا جا رہا ہے جلسہ سالانہ کے دنوں میں جو نانبائی یہاں آتے ہیں وہ سب اِلّا ماشاء اللہ احمدی نہیں ہوتے۔ یہ بھی ایک لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے فضل کا نتیجہ ہے کہ جلسہ سالانہ کی وجہ سے اُن کا ہمارے ساتھ ایک پُرانا تعلق قائم ہے لیکن اب اُن کی بساط کی بات نہیں رہی۔ اِسی لئے ہم نے دو تین سال سے روٹیاں پکانے والی مشین استعمال کرنی شروع کر دی تھی۔ پہلے تجربہ کے طور پر اور پھر آج سے دو سال پہلے کافی بڑے پیمانے پر استعمال کی تھی۔ اس سال غالباً ۱۷ نئی مشینیں لگ گئی ہیں گو یہ بھی کافی نہیں لیکن ان کا اتنا فائدہ ضرور ہے کہ اگر خدانخواستہ سارے تنور ناکام ہو جائیں تو اتنی روٹیاں پکا دیں کہ جیسا کہ ہم بعض دفعہ جلسہ سالانہ پر کیا کرتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتے ہیں کہ وہ ایک روٹی میں ہر ایک دوست کی سیری کے سامان پیدا کر دے گو ہماری کوشش یہی ہوتی ہے کہ ہر ایک دوست کو اُس کا جو عام طریق ہے اور جو روزمرّہ کا معمول ہے اس کے مطابق کھانا دیا جائے۔ لیکن بعض دفعہ انتظام میں غیر متوقع خرابی کی وجہ سے تھوڑا کھانا دینے پر اکتفاء کرنا پڑے تب بھی دوست اسے بطیبِ خاطر قبول کر لیتے ہیں۔

اگرچہ

روٹیاں پکانے والی مشینیں

تو مل گئی ہیں لیکن پیڑے اور روٹیاں بنانے کی مشینیں ابھی تک ہمیں نہیں مل سکیں۔ اس سال ایک مشین ہمیں ملی ہے جو پیڑے بنانے یا روٹیاں بنانے والی ہے۔ یہ مشین ربوہ میں

پہنچ چکی ہے۔ اور اس وقت اس پر تجربہ ہو رہا ہے۔ یہ مشین کراچی سے بن کر آئی ہے۔ مگر ٹھیک طرح کام نہیں کر رہی۔ ہمارے ایک احمدی انجینئر دوست ہیں اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر اور سمجھ اور فراست عطا فرمائے وہ اس کو ٹھیک کر رہے ہیں۔ اس میں کافی حد تک درستی ہو گئی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہے اور اس کا تجربہ کامیاب ہو جائے تو پھر اگلے سال ہمارے لئے بہت سہولت پیدا ہو جائے گی۔ لیکن سر دست میں یہ کہوں گا کہ ہمارے جلسہ میں نانبائیوں کی کمی کسی صورت میں رخنہ انداز نہیں ہونی چاہیئے جلسہ کے ایام میں بوقتِ ضرورت ہمارے مرد و زن ہر دو کو پیڑے اور روٹیاں بنانے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ یہ اسلام کا ایک بنیادی اصول ہے کہ کسی بھی عظیم مقصد کے حصول میں جو جد وجہد کرنی پڑتی ہے اس میں مرد و زن کی تفریق نہیں کی جاسکتی۔ ہر دو پر ایک جیسی ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں۔ بعض دفعہ ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں جن میں ہمیں یہ اصول یاد کرایا جاتا ہے کہ دیکھو اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ کی منشاء کے مطابق ایک عظیم جد وجہد شروع ہے۔ اس زمانے سے مراد ایک احمدی ہمیشہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ لیتا ہے۔ کیونکہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ، آپؐ کی بعثت سے قیامت تک ممتد ہے۔ اس لئے ہمارا یہ زمانہ بھی دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ہے۔ پس اس زمانہ میں توحید کے قیام، بنی نوع انسان کے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور آپؐ کا پیار اور قرآن کریم سے دلی وابستگی پیدا کرنے کے لئے جو عظیم جدّ وجہد، ایک مجاہدہ اور ایک جہاد شروع ہوُا ہے اس نے

مرد و زن کی تفریق

مٹادی ہے۔ دونوں پر ایک جیسی ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں۔ ان دونوں کے کاموں میں فرق ہوسکتا ہے۔ لیکن ان کی ذمہ داریاں ایک جیسی ہیں۔ ہم عورتوں کو پرے نہیں بٹھاسکتے۔ بلکہ جب ضرورت پڑتی ہے تو ہم دینی اُمور میں اُن سے استثنائی خدمت لیتے ہیں۔ شروعِ اسلام میں جب عورتوں کی ضرورت پڑی تھی تو وہ میدانِ جنگ میں چلی گئیں۔ جب اُن کی ضرورت نہیں تھی تو وہ پانی پلاتی تھیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں۔ یا دیکھ بھال کے دوسرے کام کرتی تھیں۔ لیکن بوقتِ ضرورت میان سے تلوار نکال لیتیں۔ اور تیر کمان ہاتھ میں پکڑ لیتی تھیں اور مردوں سے پیچھے نہیں رہتی تھیں۔ وہ ہر مشکل کے وقت تیار رہتی تھیں۔ پس اگرچہ مرد اور عورت کا اپنا اپنا کام اور دائرۂ کار مقرر ہے لیکن ضرورت کے وقت وہ سب کا کام بن جاتا ہے۔

پس ہماری احمدی بہن غلبۂ اسلام کی اس جدّ وجہد سے باہر نہیں رہ سکتی۔ اور نہ اُسے باہر رکھا جاسکتا ہے۔ اس عظیم جد وجہد میں اسے شامل کرنا پڑے گا۔ چنانچہ اگر ضرورت پڑے گی تو ہم اپنی بہنوں کو روٹی پکانے والی مشینوں پر بٹھا دیں گے، اپنی ماؤں کو بٹھا دیں گے اور اپنی بیٹیوں کو بٹھا دیں گے۔ اور کہیں گے پیڑے بناؤ اور روٹیاں لگاؤ۔ تاکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قلعہ میں آنے والے مہمانوں کو کھانا مل سکے۔ اپنے گھروں میں جب مہمان آتے ہیں تو بعض دفعہ ایک ایک عورت دس دس پندرہ پندرہ سیر آٹا گوندھ کر روٹیاں پکالیتی ہے۔ تو خدا کے محمدؐ کے مہدی کے گھر مہمان آئیں اور عورتیں باہر بیٹھی رہیں یہ تو نہیں ہوسکتا۔ اگر کسی کے دل میں کوئی شبہ ہے تو وہ نکال دے۔ عورتیں باہر نہیں بیٹھیں گی۔ وہ آئیں گی اور اپنی ذمہ داری کو پورا کریں گی۔ تاہم ان کو یاد کرانے کی ضرورت تھی۔ سو میں نے اس وقت یاد کرا دیا ہے۔ انہیں تیار رہنا چاہیئے۔

لجنہ اماء اللہ کو چاہیئے

وہ اس سلسلہ میں ان کی راہنمائی کریں۔ یہ ایک عجیب بات ہے کہ روٹی پکانے کا کام عام طور پر عورت کا سمجھا جاتا ہے۔ لیکن نانبائی آپ کو عام طور پر مرد نظر آتے ہیں۔ اس واسطے دنیا میں احمدی مرد بھی ضرور نانبائی ہوں گے ان کو مرکز میں آنے کے لئے تیار کرنا چاہیئے۔ وہ یہاں جلسہ سُننے اور خدا کی برکات سے حصّہ پانے کے لئے آئیں۔ وہ یہاں آکر اللہ تعالےٰ کی وہ عظیم برکات، فضل اور رحمتیں دیکھیں جو جماعتِ احمدیہ اور اس کے ذریعہ تمام دُنیا کے انسانوں پر نازل ہو رہی ہیں۔ ان کے دل اللہ تعالیٰ کے شکر کے جذبات سے معمور ہو جائیں گے۔ تاہم وہ ساتھ یہ نیت بھی کریں کہ اگر روٹی پکانے کی ضرورت پڑی یا مجھے یوں کہنا چاہیئے کہ پیڑے بنا کر روٹی بنانے والی مشین پر لگانے کی ضرورت پڑی تو اس کام میں شامل ہوں گے۔ کئی ایسے مرد اور عورتیں بھی ہیں جو عام طور پر پیڑا اور روٹی تو بنا سکتے ہیں۔ لیکن تنور میں روٹی نہیں لگا سکتے۔ اس کے لئے بڑی مشق کی ضرورت ہے۔ کیونکہ تنور میں ہر روٹی کے لئے دو دفعہ ہاتھ ڈالنا پڑتا ہے۔ لیکن مشین کے اُوپر روٹی بنانے کے لئے اس قسم کی مشقت کی ضرورت نہیں۔ صرف جذبہ کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی عورت مشین پر تکونہ یا ہشت پہلو روٹی پکا دے گی تو ہم وہ بھی خوشی سے کھالیں گے۔ پکا ہُوا آٹا ہونا چاہیئے۔ روٹی کی شکل چاہے کسی قسم کی ہو۔ اس سے فرق نہیں پڑتا۔ ہم جب بچے تھے اور سکاؤٹنگ کے لئے باہر جایا کرتے تھے تو خود ہی "ڈنگی ٹرنگی" اور کچی پکی روٹی پکا کر کھایا کرتے تھے۔ تاہم

جلسہ سالانہ کے دنوں میں

نہ تو روٹی کچی ہونی چاہیئے اور نہ جلی ہوئی ہونی چاہیئے کیونکہ بچے بھی ہوتے ہیں بعض دوست بیمار بھی ہو جاتے ہیں۔ پتہ نہیں کونسی چیز کس کے حصّہ میں آتی ہوتی ہے۔ اس لئے کچی اور جلی ہوئی روٹی نہیں ہونی چاہیئے۔ لیکن یہ ضروری نہیں روٹی گول ہو یا اوول ہو۔ جیسے صوبہ سرحد میں رواج ہے یا تین کونے یا چار کونے والی ہو۔ جس قسم کی روٹی مشین میں تیار ہو گی وہ آپ کو مل جائے گی۔ ایک مشین ایسی بھی ہے کہ اس میں علیحدہ علیحدہ ایک ایک روٹی نہیں بنائی جاتی۔ بلکہ جس طرح کپڑے کا بنا بنایا تھان باہر نکلتا رہتا ہے اسی طرح مشین کے اندر سے روٹی کا ایک تھان نما ٹکڑا باہر نکلتا رہتا ہے۔ جس میں سے آگے کاٹ کر تین تین دو دو یا ایک ایک روٹی بنالی جاتی ہے۔

غرض ہمیں روٹی ملنی چاہیئے۔ ہمیں اس کی شکل سے سروکار نہیں۔ اس کی شکل تھان کی ہو یا چاند کی ہو یا ذرہ کی ہو یا چورس ہو یا جو بھی ہو پکے ہوئے آٹے کی روٹی ہونی چاہیئے۔ اسی طرح چاول بھی پُورے طور پر پکے ہوئے ہونے چاہئیں تاکہ جلد ہضم ہو جائیں۔ اور دوست بیمار نہ ہوں بہرحال اللہ تعالےٰ اس نان میں برکت ڈالے گا کیونکہ یہ اس کا وعدہ ہے کہ جب تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے محبوب مہدی کے درویش دُنیا میں پائے جائیں گے اس وقت تک فرشتے آسمان سے اُس نان کے مشابہ نان لیتے آئیں گے جو فرشتوں کی طرف سے اللہ کے حکم سے حضرت مہدی معہود علیہ السلام کے حضور یہ کہتے ہوئے پیش کیا گیا تھا کہ یہ تیرے لئے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے۔ تاہم یہ ساری چیزیں جہاں ہمارے لئے باعثِ طمانیت ہیں وہاں ہمارے اُوپر ذمہ داریاں بھی عاید کرتی ہیں۔ اس لئے ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم ذمہ داریوں کو نباہنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔

جیسا کہ میں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ آج انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کا اجتماع شروع ہو رہا ہے۔ پاکستان میں اس وقت بیماری بھی بہت پھیلی ہوئی ہے۔ اللہ تعالےٰ فضل فرمائے۔

دوستوں کو بہت احتیاط کرنی چاہیئے

ان دنوں عام طور پر تین بیماریاں اکٹھی حملہ کرتی ہیں ملیریا[1]۔ انفلوئنزا[2]۔ گلے کی[3] تکلیف جسے انگریزی میں (THROAT INFECTION) تھروٹ انفیکشن کہتے ہیں۔ تو یہ اللہ کی تقدیر ہے۔ اور ہم اس سے گھبراتے نہیں۔ لیکن باوجود اس کے کہ بہت دوست بیمار رہے ہیں۔ پھر بھی وہ اس اجتماع پر آگئے ہیں۔ اس لئے یہ بیماری ہمارے راستے میں روک نہیں بنی۔ اسی طرح لجنات کے متعلق بھی کہنے والوں نے تو یہی رپورٹ دی ہے کہ اس دفعہ مستورات زیادہ تعداد میں شامل ہو رہی ہیں۔ لیکن یہ رات کی گنتی ہے۔ صبح سے لے کر اس وقت تک مجھے نہ لجنہ کی طرف سے اور نہ انصار اللہ کی طرف سے اطلاع ملی ہے کہ کتنی لجنات اور کتنے انصار اجتماع میں شامل ہو رہے ہیں۔

غرض انصار اللہ و لجنات دونوں کے اجتماع آج شروع ہو رہے ہیں۔ امتِ محمدیہ میں جب بھی اجتماع ہوں اس بارہ میں قرآن کریم کی ایک ہدایت موجود ہے جسے بھولنا نہیں چاہیئے۔ اور وہ یہ ہے کہ جب بھی دینی اجتماع ہو اس وقت اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید اور توبہ و استغفار بڑی کثرت سے کرنا چاہیئے۔ اس پر نہ تو کوئی پیسہ خرچ ہوتا ہے اور نہ وقت لگتا ہے۔ یہ صرف عادت کی بات ہے۔ پس دوستوں کو چاہیئے کہ وہ ان دنوں کثرت سے سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم اللّٰھم صلِّ علیٰ محمّدٍ و اٰلِ محمّدٍ کا ورد کریں۔ تسبیح و تحمید سمیت درود پڑھنے کی تحریک تو میں پہلے بھی کر چکا ہوں۔ پھر استغفار ہے۔ یعنی

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ۔

بھی کثرت سے پڑھنا چاہیئے۔ اس کے ساتھ جو دوست لاحول پڑھ سکیں وہ لاحول بھی پڑھیں۔

میرا تجربہ ہے

کہ استغفار کرنا اندرونی کمزوریوں کے دُور کرنے کے حق میں اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اور لاحول بیرونی حملوں کے شر سے حفاظت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔

پس اِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ کی رُو سے آپ جتنی زیادہ تسبیح و تحمید کریں گے آپ اپنے محسن اور انسانیت کے محسن صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر جتنا زیادہ درود پڑھیں گے اتنے ہی زیادہ آپ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں گے۔ انصار اللہ کا اجتماع عملاً جمعہ کے بعد شروع ہو جاتا ہے۔ اس لئے دوست ابھی سے تسبیح و تحمید اور درود و استغفار پڑھنے لگ جائیں۔ اور اگر ہو سکے تو اپنے اس ورد میں لاحول کو بھی شامل کرلیں۔ ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم پر اپنے فضل نازل فرمائے۔ اس کی جو برکات ہمارے لئے مقدر ہیں اور ان برکات کے حصول کیلئے جس قسم کی قربانیوں کی ضرورت ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں وہ قربانیاں دینے کی توفیق عطا فرمائے اور انہیں قبول بھی فرمائے، یعنی ہمیں مقبول ایثار کی مقبول قربانیوں کی توفیق عطا ہو۔ تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کے زیادہ سے زیادہ وارث بنیں اور انسان کے ضمن میں دنیا کی بحیثیت مجموعی جو ذمہ داریاں ہمارے کندھوں پر ڈالی گئی ہیں ہم ان ذمہ داریوں کو الٰہی توفیق سے بہتر رنگ میں ادا کرسکیں ⁂

مختلف مقامات پر لجنہ اماء اللہ کی پنجاہ سالہ تقریب

(۱) جماعتِ احمدیہ یادگیر

اللہ تعالیٰ کے شکر اور احسان کے جذبات سے ہمارے قلوب لبریز اور ہماری زبانوں پر اس کی حمد کے ترانے جاری ہیں کہ اس نے مرکز کی ہدایت کے مطابق لجنہ اماء اللہ کے پچاس سالہ جشن کا اجلاس نہایت شاندار رنگ میں منانے کی توفیق بخشی۔

مورخہ ۱۹ رجنوری جمعہ کی شب بمقام "حسن منزل" ایک وسیع ہال میں ایک طرف سٹیج نہایت خوبصورت انداز میں سجایا گیا تھا۔ تو دوسری طرف سارے ہال کو رنگ برنگ کے کاغذی فیتوں اور درثمین کے مختلف اشعار لکھے گئے پردوں سے آراستہ کیا گیا تھا۔ بجلی کے قمقموں سے سارا ہال جگمگا رہا تھا۔ جلسہ گاہ میں لاؤڈ اسپیکر کا بھی اچھا انتظام کیا گیا تھا۔

بروز جمعہ ٹھیک ۸ بجے شب محترمہ احمدی بیگم صاحبہ اہلیہ سیٹھ محمد اسماعیل صاحب سابق امیر جماعت یادگیر کی زیر صدارت جشنِ پچاس سالہ کے اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوتِ کلام پاک کے بعد لجنہ کا عہد دہرایا گیا۔ بعدہ ایک چھوٹی سی تقریب عمل میں آئی۔ نائب صدر محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ نے اسٹیج پر تشریف لا کر فرمایا کہ یہ امر لجنہ یادگیر کے لئے باعثِ فخر اور قابلِ رشک ہے کہ صدر لجنہ یادگیر اور جنرل سیکرٹری لجنہ یادگیر عزیزہ سلیم بانو نجمہ صاحبہ کو ان کی دس سال سے زائد عرصہ خدمت پر جو انہوں نے لجنہ کے عہدے پر مسلسل منتخب ہو کر انجام دی ہیں اور محترمہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ ربوہ سے اظہارِ خوشنودی کے طور پر اسناد حاصل کیں۔ اس خوشی کے موقعہ پر میں لجنہ یادگیر کی طرف سے ان دونوں عہدیداروں کی گلپوشی کر کے دلی مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ یہ کہہ کر انہوں نے دونوں عہدیداروں کی گلپوشی فرمائی۔ محترمہ صدر لجنہ اور خاکسار نے تمام ممبرات کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دعائیہ کلمات کہے۔

محترمہ محمودہ شاہین صاحبہ اہلیہ سیٹھ محمد الیاس صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا پیغام اخبار بدر سے پڑھ کر سنایا۔ بعدہ مکرمہ امۃ المتین فرزانہ صاحبہ نے نظم سنائی۔ پھر خاکسار نے "لجنہ اماء اللہ کا قیام اور اس کے اغراض و مقاصد" کے عنوان پر تقریر کی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے کس سنہ میں اس کا قیام فرمایا اور آپؓ نے اس کے کیا اغراض و مقاصد بیان فرمائے تفصیل سے بیان کرتے ہوئے لجنہ کی موجودہ ترقی کا تذکرہ کیا۔ دوسری تقریر امۃ النعیم باسط صاحبہ کی ہوئی۔ عنوان تھا "ناصرات الاحمدیہ کی تنظیم"۔ موصوفہ نے اس کے لائحہ عمل اور اس کے اغراض پر ایک مختصر مگر جامع طور پر روشنی ڈالی۔ عزیزہ سہیلہ حلیمہ نے حضرت مصلح موعودؓ کی نظم پڑھی۔ محترمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات طبقۂ نسواں پر" کے عنوان پر ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ محترمہ صبیحہ اختر صاحبہ نے محترمہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کا پیغام لجنہ اماء اللہ کے نام پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ نے کلام محمود سے نظم سنائی۔ چوتھی تقریر محترمہ رشیدہ جہاں بیگم نے زیر عنوان "لجنہ اماء اللہ اور اس کی ذمہ داریاں" کی۔ پھر سائرہ نسرین نے کلام محمود سے نظم پڑھی۔ پانچویں تقریر محترمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ نے "حضرت مصلح موعودؓ کے احسانات عورتوں پر" کے عنوان پر کی۔ بعدہٗ مکرمہ منیرہ بیگم صاحبہ نے نظم سنائی۔ آخری تقریر محترمہ استانی خدیجہ بیگم صاحبہ نے زیر عنوان "اسلام میں عورت کا مقام" کی۔ آپ نے اسلامی معاشرہ میں عورت کا مقام اور اس کی ذمہ داریاں تفصیل سے بیان کرتے ہوئے احمدی خواتین کو اپنے فرائض کی طرف متوجہ فرمایا۔ اس تقریر سے پہلے ایک تقریر مکرمہ بشیرہ بیگم صاحبہ نے "احمدیت کی تعلیم" کے عنوان پر کی تھی۔ اس طرح اجلاس کی کارروائی حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کا پیغام اخبار بدر سے سنا کر ختم ہوئی۔ خواتین کی حاضری ڈھائی صد سے زاید تھی۔ سب کی چائے سے تواضع کی گئی۔ اجلاس کے اختتام پر خاکسار نے پہلے اللہ تعالیٰ کا اور پھر ان سب بہنوں کا جنہوں نے جلسہ کے انتظامات میں حصہ لیا، شکریہ ادا کیا۔ بعدہ محترمہ صدر لجنہ نے اجتماعی دعا فرمائی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہماری ان حقیر کوششوں کے بہترین نتائج پیدا فرما کر ہم کو مردوں کے شانہ بشانہ اسلام و احمدیت کی حقیقی رنگ میں خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت مصلح موعودؓ جماعت کی خواتین کو جس مقام پر دیکھنا چاہتے تھے اور جس کے لئے لجنہ کی ایک علیحدہ تنظیم کا قیام فرمایا ہمیں اس مقام اعلیٰ پر پہونچنے کی توفیق بخشے۔ آمین ؛

خاکسار: سلیم بانو نجمہ جنرل سیکرٹری لجنہ یادگیر۔

(۲) جماعتِ احمدیہ بنگلور

مورخہ ۴ رفروری ۷۲ء بروز اتوار لجنہ اماء اللہ بنگلور کی جشن پنجاہ سالہ کی تقریب دار الفضل میں محترمہ آمنہ بی بی صاحبہ کی صدارت میں منائی گئی۔ تلاوتِ قرآن کریم عزیزہ صفیہ بیگم نے کی۔ عہد نامہ و حدیث پڑھنے کے بعد محترمہ سلیمہ خاتون صاحبہ نے پیغام حضرت سیدہ ام متین صاحبہ پڑھ کر سنایا۔ مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ نے نظم پڑھی۔ بعدہٗ عزیزہ زرینہ بیگم نے لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کی تنظیم اخبار بدر سے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد ناصرات کی ایک بچی نے نظم سنائی۔ بعد ازاں محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ نے حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کا مضمون پڑھ کر سنایا۔ "احمدی مستورات اور تربیتِ اولاد" کے عنوان پر محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ نے مضمون پڑھا۔ عزیزہ نسیم بیگم نے "حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے احسانات احمدی خواتین پر" کے موضوع پر مضمون پڑھا۔ اس کے بعد عزیزہ رضوانہ نے "جہانِ نور" نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ ناصرات کی ایک لڑکی خدیجۃ الکبریٰ نے "رسول کریمؐ اور ان کے خلفاء" کے موضوع پر مضمون پڑھا۔ اس کے بعد رحمت النساء صاحبہ نے مضمون پڑھا۔ "سیرت ازواجِ مطہرات نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم" کے عنوان پر سراج النساء صاحبہ نے مضمون پڑھا۔ 'دعائے احمدی خاتون' ناصرات کی بچی رابعہ بصری نے پڑھی۔ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ نے 'احمدی مستورات کا بدرسوم کے خلاف جہاد' کے موضوع پر مضمون پڑھا۔ عزیزہ نعیمہ شمیم نے مضمون حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی۔ اخبار بدر سے سنایا۔ اس کے بعد خاکسار نے صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا مضمون "بھارت کی لجنات کا خاکہ" اخبار بدر سے پڑھ کر سنایا۔ اور لجنہ اماء اللہ کے کاموں میں نئی روح ڈالنے اور تیز کرنے کی ہدایت کی۔ جن بہنوں نے لگاتار دس سال تک لجنہ اماء اللہ کی خدمات کی تھیں ان کو سندات دی گئیں۔

شکریہ و دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا الحمد للہ۔ بہنوں کی تعداد کافی تھی۔ جو بہت اچھا اثر لے کر گئیں۔ حاضرین کی چائے اور شیرینی سے تواضع کی گئی۔

دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم کو بہترین رنگ میں خدمتِ دین کا موقع عطا فرمائے آمین ؛

خاکسار: اختر بیگم صدر لجنہ اماء اللہ بنگلور

(۳) جماعتِ احمدیہ شموگہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا جلسہ محترم رحمت اللہ صاحب کے ہاں ۸ رفروری کو منایا گیا۔ جس میں تلاوتِ کلام پاک عزیزہ صبیحہ بیگم نے کی۔ عہد نامہ دوہرایا گیا۔ محترمہ فخر النساء صاحبہ نے حدیث شریف پڑھی۔ محترمہ امۃ الرحیم صاحبہ نے نظم "میں احمدی خاتون ہوں" نہایت خوش الحانی سے سنائی۔ محترمہ عظیم النساء صاحبہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بعض ارشادات اخبار بدر سے پڑھ کر سنائے۔ محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ نے اخبار بدر سے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کا پیغام سنایا۔ محترمہ شرف النساء صاحبہ نے "جہانِ نور" نظم پڑھی۔ خاکسار نے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کی افتتاحی تقریر پڑھ کر سنائی۔ محترمہ ساجدہ بیگم صاحبہ نے ناصرات الاحمدیہ سے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کا خطاب اخبار بدر سے سنایا۔ سلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام صَلِّ عَلٰی نَبِیِّنَا صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔ پڑھا گیا۔ دعا کی گئی اور دعا کے بعد یہ شاندار جلسہ کامیابی کے ساتھ برخاست ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں احسن رنگ میں خدمتِ دین کی توفیق عطا کرے آمین۔ اس اجلاس میں تمام بہنوں نے شرکت کی ؛

خاکسار: خورشید بیگم سیکرٹری لجنہ شموگہ۔

(۴) جماعتِ احمدیہ کرڈاپلی

الحمد للہ کہ مرکز کی ہدایت کے مطابق لجنہ اماء اللہ کرڈاپلی نے جشنِ پنجاہ سالہ کی تقریب بڑے شاندار طریق سے منائی۔ مورخہ ۹ رجنوری ۷۲ء کی شام کو اس تقریب کا آغاز ہوا۔ جس میں گاؤں کی تقریباً تمام بہنوں نے شرکت کی۔ لاؤڈ اسپیکر کا اچھا انتظام کیا گیا تھا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد نظم پڑھی گئی۔ بعدہٗ "بچوں کی تعلیم۔ ناصرات الاحمدیہ کی تنظیم۔ لجنہ اماء اللہ کا قیام۔ قرآن کریم پڑھنے پڑھانے کی تحریک اور سیرت آنحضرت صلعم" کے عنوانوں پر بہنوں نے تقاریر کیں۔ نظمیں بھی پڑھی گئیں۔ آخر میں محمد صدیق صاحب سیکرٹری مال نے لجنہ کی ذمہ داریاں بتاتے ہوئے اردو پڑھنے کی تحریک کی۔ لمبی دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ جلسہ میں بغرضِ دعا ۵۰/- روپے وصول ہوئے تھے جو مرکز میں بھیجے جا چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں احسن رنگ میں خدمتِ دین کے مواقع عطا فرمائے اور ہماری لجنہ کو جلد از جلد ترقی عطا کرے آمین ؛

خاکسار: تبارک بی بی صدر لجنہ کرڈاپلی۔

قسط سوم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اہم پیشگوئیاں

از مکرم حکیم محمد دین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کلکتہ

چھٹی پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت پر کفر کا فتویٰ لگانے والوں کے متعلق

مئی سنہ ۱۹۰۱ء میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بذریعہ الہام کفر کا فتویٰ لگانے والوں کے انجام کے بارہ میں بتلایا

قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے
کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے

حضور اس کی تشریح کے طور پر فرماتے ہیں اس کے یہ معنے سمجھائے گئے کہ عنقریب کچھ ایسے زبردست نشان ظاہر ہو جائیں گے جس سے کافر کہنے والے جو مجھے کافر کہتے تھے اپنا الزام میں پھنس جائیں گے اور خوب پکڑے جائیں گے اور کوئی گریز کی جگہ ان کے لئے باقی نہیں رہے گی۔ یہ پیشگوئی ہے ہر ایک پڑھنے والا اس کو یاد رکھے۔

اس کے بعد جو جون سنہ ۱۹۰۱ء کو بوقت ساڑھے گیارہ بجے یہ الہام ہوا

کافر جو کہتے تھے وہ نگونسار ہو گئے
جتنے تھے سب کے سب ہی گرفتار ہو گئے

یعنی کافر کہنے والوں پر خدا کی حجت ایسی پوری ہوگئی کہ ان کے لئے کوئی عذر کی جگہ نہ رہی۔ یہ آیندہ زمانہ کی خبر ہے کہ عنقریب ایسا ہوگا۔ اور کوئی ایسی حجتی ہوئی دلیل ظاہر ہو جائے گی کہ فیصلہ کر دے گی۔ (اشتہار ۷ جون سنہ ۱۹۰۱ء ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۶-۲۷ بحوالہ تذکرہ صفحہ ۴۴۲)

یوں تو اللہ تعالیٰ نے ہر مکفر کو جسے توبہ کی توفیق نہیں ملی اس پیشگوئی کا مصداق بنایا مگر اجتماعی رنگ میں یہ نشان دو مرتبہ نہایت صفائی سے پورے ہوئے ہیں۔ پہلی مرتبہ سنہ ۱۹۵۳ء میں جب کہ پاکستان میں جماعت کے خلاف ملاؤں نے متحد ہو کر ایسا محاذ قائم کیا تھا کہ وہ اپنے زعم میں جماعت کو معاذ اللہ نیست و نابود کرنے کے لئے اٹھے تھے۔ ملک میں یہ فتنہ خطرناک صورت اختیار کر گیا تھا۔ اور حکومت کا نظام بھی متزلزل تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے حضور ہی کی ایک پیشگوئی اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَةً کے ذریعہ ایسے تمام ملاؤں کو گرفتار کروایا اور ان پر تحقیقاتی عدالت میں مقدمہ چلا۔ جس نے ان کو مجرم قرار دیا اور خدائی پیشگوئی حرف بحرف پوری ہوئی اور مومنوں کے ازدیاد ایمان کا باعث بنی۔

دوسری مرتبہ یہی نشان جس کی صراحت دوسرے الہامی شعر میں ہے خاص طور پر بنگلہ دیش میں پورا ہوا۔ اس علاقہ میں بھی ملاؤں نے متحد ہو کر جماعت کے خلاف ایسا محاذ قائم کیا کہ جو ان کے اپنے زعم میں جماعت کو معاذ اللہ ختم کرنے کا ناکام پروگرام تھا۔ اس کے لئے گھر گھر جا کر احمدیوں کو سنایا بھی گیا کہ اب تمہاری خیر نہیں۔ بس قبل اس کے کہ ایسے لوگوں کو ایسے ناپاک کام کی مہلت ملتی خدا تعالیٰ نے ان لوگوں پر ایسے لوگوں کو مسلط کر دیا کہ جنہوں نے ان کو کیفر کردار تک پہنچا کر اس سرزمین سے ان کے کام کا صفایا کر دیا۔ کاش کہ منہ کی پھونکوں سے صداقت کے چراغ کو بجھانے کے دعوے کرنے والے ان نشانوں سے فائدہ اٹھائیں اور خدائی سلسلہ کی مخالفت سے اپنے آپ کو برباد کرنے کی بجائے اس کی تصدیق اور تائید کر کے خدائی بشارتوں سے حصہ پائیں۔ اے خدا تو مخالفین کی آنکھیں کھول اور خود ان کی رہنمائی فرما۔

ساتویں پیشگوئی۔ تہدید حکام کی پیشگوئی کا تازہ نشان

سنہ ۱۸۹۷ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے ایک ابتلاء کے بارہ میں بذریعہ الہام خبر دی جو یہ ہے:۔ قَدِ ابْتُلِیَ الْمُؤْمِنُوْنَ مَا هٰذَا اِلَّا تَهْدِيْدُ الْحُكَّامِ (تذکرہ صفحہ ۲۹۵) ترجمہ: تجھ پر اور تیرے ساتھ کے مومنوں پر مواخذہ حکام کا ابتلاء آئے گا۔ وہ ابتلاء صرف تہدید ہوگا (یعنی جو دیکھا اس کا بجز اس کے کچھ اثر نہیں کہ حکام کی طرف سے کچھ ڈرانے کی کارروائی ہوئی) اس سے زیادہ کچھ نہیں

اسی طرح پھر آپ نے ۱۰ فروری سنہ ۱۹۰۰ء کو دیکھا کہ ایک جماعت کثیر میرے پاس کھڑی ہے۔ ایک حاکم آیا اور اس نے کھڑے ہو کر کہا کہ کیوں اس جماعت کو منتشر نہ کیا جاوے؟ میں نے کہا کہ اس جماعت میں کوئی مخالف نہیں۔ صرف تعلیم پاتے ہیں۔ پھر اس حاکم نے گویا وہ ایک فرشتہ تھا آسمان کی طرف منہ کر کے ایک دو باتیں کہیں جو سمجھ میں نہیں آئیں۔ پھر اس نے مجھے مخاطب کر کے کہا سلام اور چلا گیا۔

چنانچہ حالیہ ہند و پاک جنگ کے دوران پایۂ تخت حضرت مسیح موعود کے ساکنین درویشان کرام کو حکام کی طرف سے نوٹس ملا تھا کہ انہیں کیمپوں میں منتقل کر دیا جائے گا۔ بس ان پر اور بیرونی جماعتوں پر قیامت آ گئی۔ درویشان کرام اور سب جماعتوں نے اپنے آسمانی آقا کے حضور آہ و بکا بلند کی۔ چنانچہ ایک حاکم جو فرشتہ ثابت ہوا وہ قادیان میں تحقیقات کے لئے آیا۔ اس نے یہ اطمینان کرنے کے بعد کہ یہ لوگ حکومت کے انتہائی وفادار ہیں پہلے حکم کو بدل دیا اور سب کو تحفۂ سلام پہنچا کر چلا گیا۔ چنانچہ درویشان کرام کے قلوب میں خدا تعالیٰ نے سکینت نازل فرمائی اور سب کے قلوب نے بشدت محسوس کیا کہ کس طرح خدا تعالیٰ کی بات حرف بحرف پوری ہوئی۔ اس نشان کے بعد یقیناً ان کے ایمان اور عزم میں مزید پختگی نصیب ہوئی اور تمام بیرونی جماعتوں نے بھی اس پیشگوئی کے پورا ہونے سے اپنے ایمانوں میں تازگی حاصل کی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

آٹھویں پیشگوئی حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے درویشوں کے بارے میں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"عرصہ تیس برس کے قریب گزرا کہ ایک مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بلند چبوترہ ہے جو دکان کے مشابہ ہے اور شاید اس پر چھت بھی ہے۔ اس میں ایک نہایت خوبصورت لڑکا بیٹھا ہے جو قریباً سات برس کی عمر کا تھا۔ میرے دل میں گزرا کہ یہ فرشتہ ہے۔ اس نے مجھے بلایا یا میں خود گیا یہ یاد نہیں لیکن جب میں اس چبوترہ کے پاس جا کر کھڑا ہوا تو اس نے ایک نان جو نہایت لطیف تھا اور چمک رہا تھا اور بہت بڑا تھا گویا چار نان کی مقدار پر تھا اپنے ہاتھ میں پکڑ کر مجھے دیا اور کہا یہ نان لو۔ یہ تمہارے لئے اور تمہارے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے۔ سو اس برس کے بعد اس خواب کا ظہور ہو گیا۔ اگر کوئی دل کی صفائی سے قادیان میں آ کر رہے تو اسے معلوم ہوگا کہ وہ روٹی جو فرشتے نے دی تھی دو وقت ہمیں غیب سے ملتی ہے کئی عیالدار دو وقت یہاں سے روٹی کھاتے ہیں۔ کئی نابینا اور اپاہج اور مسکین دو وقت اس لنگر خانہ سے روٹی لے جاتے ہیں اور ہر ایک طرف سے مہمان آتے ہیں۔ اور اوسط تعداد روٹی کھانے والوں کی ہر روز دو سو اور کبھی تین سو اور کبھی زیادہ ہوتی ہے جو دو وقت اس لنگر سے روٹی کھاتے ہیں اور دوسرے مصارف مہمانداری کے الگ ہیں۔ اور اوسط خرچ بہت کفایت شعاری سے پندرہ سو روپیہ ماہواری ہوتا ہے۔ مگر اور کئی متفرق خرچ ہیں جو اس کے علاوہ ہیں اور یہ خدا کا معجزہ بیس برس سے دیکھ رہا ہوں کہ غیب سے ہمیں وہ روٹی ملتی ہے۔ اور نہیں معلوم ہوتا کہ کل کہاں سے آئے گی۔ لیکن آ جاتی ہے۔ حضرت عیسیٰ کے حواریوں کی تو یہ دعا تھی کہ اے خدا ہمیں روز کی روٹی دے لیکن خداوند کریم ہمیں بغیر دعا کے ہر روز کی روٹی دے رہا ہے اور جیسا کہ فرشتہ نے کہا تھا کہ یہ روٹی تمہارے لئے اور تمہارے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے اسی طرح خدائے کریم مجھے اور میرے ساتھ کے درویشوں کو ہر روز اپنی طرف سے یہ دعوت بھیجتا ہے۔ پس ہر روزہ یہ دعوت اس کی ہمارے لئے ایک نیا نشان ہے"

(حقیقۃ الوحی ص ۲۷۷-۲۷۸)

اس خدائی خبر پر تقریباً ایک سو سال گزر چکا ہے جو کچھ حضور نے تحریر فرمایا ہے یہ تو ۷۰ سال پہلے کی کیفیت ہے اب تو بفضلہ تعالیٰ اس دسترخوان پر بیک وقت بسا اوقات لاکھ سے زیادہ افراد بھی کھانا کھاتے ہیں بلکہ آپ کی روحانی اور جسمانی اولاد میں جو بھی اس درویشانہ نشان کا حامل ہے وہ یہ خدائی رزق پا رہا ہے اور لطف اندوز ہو رہا ہے۔ نہ اس میزبان کی دنیا میں کوئی نظیر ہے اور نہ ایسے خدائی مہمانوں کی۔ اس قادیان کی مقدس بستی میں ۲۵ سال سے جو دنیا سے منقطع ہو کر دھونی رما کر بیٹھے ہیں جن کو بارگاہ خلافت سے "درویش" کا لقب ملا ہے اور یہ پیشگوئی اس دور میں بخوبی ان پر بھی چسپاں ہو رہی ہے۔ اللّٰھم زد فزد

نویں مستقبل سے تعلق رکھنے والی بعض انذاری پیشگوئیاں

(۱)۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک تیسری جنگ کی خبر دی ہے جو پہلی دونوں جنگوں سے زیادہ تباہ کن ہوگی۔ دونوں مخالف گروہ ایسے اچانک طور پر ایک دوسرے سے ٹکرائیں گے کہ ہر شخص دم بخود رہ جائے گا۔ آسمان سے موت و تباہی کی بارش ہوگی۔ اور خوفناک شعلے زمین کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے۔ نئی تہذیب کا قصر عظیم زمین پر آ رہے گا۔ دونوں متحارب گروہ یعنی روس اور اس کے ساتھی اور امریکہ اور اس کے دوست ہر دو تباہ ہو جائیں گے ان کی طاقت ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی۔ ان کی تہذیب و ثقافت برباد اور ان کا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ بچ رہنے والے حیرت اور استعجاب سے دم بخود اور ششدر رہ جائیں گے روس کے باشندے نسبتاً جلد اس تباہی

ے نجات پائیں گے اور بڑی وضاحت سے پیشگوئی کی گئی ہے کہ اس ملک کی آبادی پھر جلدی بڑھ جائے گی اور وہ اپنے خالق کی طرف رجوع کریں گے اور ان میں کثرت سے اسلام پھیلے گا۔ اور وہ قوم جو زمین سے خدا کا نام اور آسمان سے اس کا وجود مٹانے کی شیخیاں بگھار رہی ہے وہی قوم اپنی گمراہی جان لے گی اور حلقہ بگوشِ اسلام ہو کر توحید پر پختگی سے قائم ہو جائے گی

(بحوالہ امن کا پیغام و حرفِ انتباہ)

(۲) پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام عیسائیوں کے تعلق سے فرماتے ہیں :-

"میں ہر دم اسی فکر میں ہوں کہ ہمارا اور نصاریٰ کا کسی طرح فیصلہ ہو جائے۔ میرا دل مُردہ پرستی کے فتنہ سے خون ہوتا جاتا ہے اور میری جان عجیب تنگی میں ہے اور اس سے بڑھ کر اور کونسا دلی درد کا مقام ہوگا کہ ایک عاجز انسان کو خدا بنا لیا گیا۔ اور ایک مشتِ خاک کو رب العالمین سمجھا گیا۔ میں کبھی کا اس غم سے فنا ہو جاتا اگر میرا مولیٰ اور میرا قادر توانا مجھے تسلی نہ دیتا کہ آخر توحید کی فتح ہے۔ غیر معبود ہلاک ہوں گے اور جھوٹے خدا اپنی خدائی کے وجود سے منقطع کئے جائیں گے۔ مریم کی معبودانہ زندگی پر موت آئے گی اور نیز اس کا بیٹا اب ضرور مرے گا خدائے قادر فرماتا ہے کہ اگر میں چاہوں تو مریم اور اس کے بیٹے عیسیٰ اور تمام زمین کے باشندوں کو ہلاک کر دوں۔ سو اب اس نے چاہا ہے کہ ان دونوں کی جھوٹی معبودانہ زندگی کو موت کا مزہ چکھا دے۔ سو اب دونوں مریں گے۔ کوئی ان کو بچا نہیں سکتا اور وہ تمام خراب استعدادیں بھی مریں گی جو جھوٹے خداؤں کو قبول کر لیتی تھیں نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا۔ اب وہ دن نزدیک آتے ہیں جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا۔ اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا اور بعد اس کے توبہ کا دروازہ بند ہوگا۔ کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے اور وہی باقی رہ جائیں گے جن کے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں۔ اور نور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبت رکھتے ہیں قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ۔ کہ وہ نہ ٹوٹے گا اور نہ کند ہوگا۔ جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی۔ اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔ اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا۔ لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے۔ تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی۔"

(تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۸-۹)

علاوہ ازیں عالمگیر تباہی کی حضور نے پیشگوئی فرمائی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں :-

"یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے۔ ایسا ہی یورپ میں بھی آئے۔ اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے۔ اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے چرند پرند بھی باہر نہیں ہوں گے اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی۔ یہاں تک کہ ہر عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی۔ اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔ وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ وہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں ان پر رحم کیا جائے گا۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحدِ یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشمِ خود دیکھ لو گے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶-۲۵۷)

(باقی)

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار
(المسیح الموعودؑ)

چندہ وقفِ جدید

مجالس اطفال الاحمدیہ و ناصرات الاحمدیہ متوجہ ہوں

دوستوں کو علم ہوگا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقفِ جدید کی تحریک کو بچوں میں مقبول بنانے اور ان پر اس تحریک کی ذمہ داری ڈالنے کی طرف متواتر توجہ دلائی ہے۔ اب ہر جماعت کے افراد کا فرض ہے کہ وہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے اپنے اپنے حلقہ میں سے ہر بچے سے اس کا وعدہ لیں اور ان کی فہرستیں بنا کر جلد از جلد دفتر وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان کو ارسال فرما دیں۔ یہ کام اس قدر اہم ہے اور اس قدر نتیجہ خیز ہے کہ شاید عہدیدار بھی اس کی اہمیت کو نہ سمجھیں۔ مگر جوں جوں وقت گزرتا جائے گا وہ محسوس کریں گے کہ یہ تحریک آسمانی تھی۔ اور ہے۔ اور یہ کہ اس پر عمل دینی اور دنیوی کا موجب ہے

اللہ تعالیٰ ہمارے بچوں کو اور بڑوں کو بھی دین کی خدمت کے لئے نیا عزم نیا جوش اور نیا ولولہ عطا فرمائے۔ آمین

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار امسال بی اے کا اور خاکسار کے چھوٹے بھائی شاہ محمود احمد صاحب بی ای کا امتحان دے رہے ہیں۔ بزرگانِ جماعت سے نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز ہماری والدہ صاحبہ کی صحت کچھ دنوں سے زیادہ خراب ہے ان کی شفائے کاملہ عاجلہ کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے

خاکسار شاہ ناصر احمد گیا۔ بہار

۲۔ خاکسار کی چھوٹی لڑکی ناصرہ بیگم ایک ہفتہ سے علیل چلی آ رہی ہے چار یوم سے افاقہ ہے دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بچی کو پوری عطا فرمائے خاکسار غلام محمد استاد بیڑی فیکٹری انبالہ

۳۔ میرا لڑکا چند یوم سے بعارضہ بخار علیل ہے۔ اب کچھ افاقہ ہے اس کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب سے درخواستِ دعا ہے۔ خاکسارہ منصورہ بیگم انڈیال آندھرا

ولادت

مکرم ایچ ایم منڈاسگر صاحب صدر جماعت احمدیہ تسلی کے بیٹے عزیزم محمد اقبال صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے نومولود کا نام مسرت احمد تجویز کیا گیا۔ احباب دعا فرماویں اللہ تعالیٰ اس بچے کو خادمِ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ اس خوشی میں انہوں نے پانچ روپے شکرانہ فنڈ میں دئے ہیں مینیجر بدر

احمدیہ لائبریری یادگیر میں علمی مذاکرہ

حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب احمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت کی ترقی کے لئے یادگیر میں احمدیہ لائبریری کا اجراء فرمایا جو کہ بفضلہ تعالیٰ اب بھی قائم ہے۔ اور احباب جماعت کے علاوہ غیر از جماعت دوست بھی اس سے مستفیض ہو رہے ہیں الحمدللہ۔ خدا تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے آمین۔

جماعت کی نئی پود کے اندر دینی جذبہ اور مطالعہ کا شوق پیدا کرنے کے لئے خاکسار نے جماعت کے عہدیداران سے مشورہ کر کے ایک پروگرام بنایا کہ مہینہ میں دو مرتبہ احمدیہ لائبریری میں علمی مجالس مقرر کی جائیں۔ تاکہ نوجوانوں کو لائبریری میں آنے کی عادت پڑے اور غیر از جماعت احباب میں تبلیغ ہو۔

چنانچہ اس پروگرام کے تحت مورخہ ۲۸ر جنوری (صلح) بروز اتوار بعد نماز عصر مکرم سیٹھ نعمت اللہ صاحب غوری نائب امیر جماعت احمدیہ یادگیر کے زیر صدارت پہلا علمی مذاکرہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم محمد زکریا صاحب انو نے کی اور نظم مکرم ولی الدین خان صاحب نے پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ مکرم سیٹھ رفعت اللہ صاحب غوری سیکرٹری تبلیغ نے "اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ" کی آیت پڑھ کر فرمایا کہ اس وقت ہمیں ہر کام حکمتِ عملی سے کرنا ہے۔ پھر آپ نے نوجوانوں کو علم سیکھنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان مرد اور عورت پر علم کا حاصل کرنا فرض قرار دیا ہے۔ اسی طرح آپ نے علم کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے حدیثِ نبویؐ "اُطلبوا العلم ولو کان بالصّین۔" کی روشنی میں نوجوانوں کو حصولِ علم کی اچھے انداز میں ترغیب دلائی۔

آپ کے بعد خاکسار کی تقریر تھی۔ خاکسار نے حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی متعدد احادیث کو پیش کرتے ہوئے ثابت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق اب مسلمان بگڑ چکے ہیں۔ اور وہ اس وقت یہود و نصاریٰ کی مشابہت اختیار کر کے انہیں کے نقشِ قدم پر چل رہے ہیں۔ لہذا ایسے وقت میں امام مہدی اور مسیح موعود کی سخت ضرورت ہے۔ اور ٹھیک پیشگوئی کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے امام مہدی اور مسیح موعود بنا کر مبعوث فرمایا۔ اس کے بعد خاکسار نے اس امر پر تفصیلی روشنی ڈالی کہ جماعت احمدیہ کوئی نیا مذہب نہیں بلکہ حقیقی اسلام کی علمبردار ہے۔ اس ضمن میں عقائدِ احمدیت کی وضاحت کرتے ہوئے جماعتِ احمدیہ کے خلاف پھیلائی گئی بعض غلط فہمیوں کا بھی عام فہم انداز میں ازالہ کیا۔

عام سوالوں کی اجازت

تقاریر کے اختتام کے بعد مکرم صدر صاحب جلسہ نے اعلان فرمایا کہ اب حاضرین کو یہ اجازت دی جاتی ہے کہ وہ دینی اور معلوماتی سوال تہذیب کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے کریں۔ چنانچہ حاضرینِ جلسہ میں سے بعض نے مختلف قسم کے سوال کئے۔ اور خاکسار نے اُن کا جواب دیا۔

آخر میں ایک صاحب کے سوال کے جواب میں (کہ خلیفہ کے ہوتے ہوئے کیا مجدِّدہ کی ضرورت ہے) صدر مجلس نے فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے بعد ہر صدی کے سر پر مجدّد آئیں گے۔ جو دین کی تجدید کریں گے۔ لیکن جب مسیح موعود دنیا میں تشریف لے آئیں گے تو پھر خلافۃ علیٰ منہاج النبوۃ جاری ہو جائے گی۔ تو اس لحاظ سے خلیفۂ وقت ہی وقت کے امام اور مجدّد ہوں گے۔

صاحب صدر نے حاضرین کو نصیحت کی کہ یہ پروگرام بہت اچھا ہے آئندہ اس کو جاری رکھا جائے اور احباب زیادہ سے زیادہ اس میں شریک ہو کر فائدہ اٹھائیں۔ آخر میں آپ نے احباب سمیت دعا کرائی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ پروگرام بہت ہی کامیاب رہا۔ احبابِ جماعت کے علاوہ غیر از جماعت دوست بھی اس میں شریک ہوئے اور ہمارے پروگرام کو سماعت فرمایا اس طرح انہیں تبلیغ بھی ہو گئی۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس علمی مذاکرہ کے بہتر نتائج برآمد فرمائے اور ہمارے غیر از جماعت بھائیوں کو بھی احمدیت کے نور سے منور کر دے آمین۔

خاکسار: عبدالحلیم مبلغ جماعت احمدیہ یادگیر

خط و کتابت کرتے ہوئے اپنا خریداری نمبر ضرور تحریر فرمائیں!

(منیجر بدر)

پروگرام دورہ مکرم ملک صلاح الدین صاحب وکیل المال تحریک جدید قادیان

مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے وکیل المال تحریک جدید مورخہ ۱۲ر مارچ ۷۳ء کو قادیان سے روانہ ہو کر مندرجہ ذیل پروگرام کے تحت علاقہ بہار کی مذکورہ جماعتوں کا دورہ کر رہے ہیں۔ اُن کے ہمراہ مکرم انسپکٹر صاحب تحریکِ جدید بھی ہوں گے۔ جملہ عہدیداران و افراد جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مکرم وکیل المال صاحب سے پُورا پُورا تعاون فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

وکیل الاعلیٰ تحریکِ جدید قادیان

نمبر شمار	مقام روانگی	تاریخ روانگی	مقام رسیدگی	تاریخ رسیدگی	کیفیت
۱	قادیان	۱۲-۳-۷۳	بھاگلپور۔ برہ پورہ	۱۴-۳-۷۳	۱۶ر جمعہ بھاگلپور
۲	بھاگلپور	۱۷-۳-۷۳	خانپور ملکی	۱۷-۳-۷۳	
۳	خانپور ملکی	۱۹-۳-۷۳	بلاری	۱۹-۳-۷۳	
۴	بلاری	۲۰-۳-۷۳	پکوڑ	۲۱-۳-۷۳	
۵	پکوڑ	۲۲-۳-۷۳	مونگھیر	۲۲-۳-۷۳	۲۳ر جمعہ مونگھیر
۶	مونگھیر	۲۴-۳-۷۳	اورین	۲۴-۳-۷۳	
۷	اورین	۲۵-۳-۷۳	کیول۔ بھتولی	۲۵-۳-۷۳	
۸	بھتولی	۲۶-۳-۷۳	مظفر پور	۲۶-۳-۷۳	
۹	مظفر پور	۲۸-۳-۷۳	پٹنہ	۲۸-۳-۷۳	
۱۰	پٹنہ	۲۹-۳-۷۳	آرہ	۲۹-۳-۷۳	
۱۱	آرہ	۳۰-۳-۷۳	سہسرام	۳۰-۳-۷۳	۳۰ر جمعہ آرہ
۱۲	سہسرام	۳۱-۳-۷۳	گیا	۳۱-۳-۷۳	
۱۳	گیا	۱-۴-۷۳	آردول	۱-۴-۷۳	
۱۴	اردول	۲-۴-۷۳	پٹنہ	۲-۴-۷۳	
۱۵	پٹنہ	۲-۴-۷۳	قادیان	۴-۴-۷۳	

پروگرام دورہ مکرم رفیق احمد صاحب انسپکٹر بیت المال آمد

صوبہ کیرلہ و مدراس

جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کیرلہ و مدراس کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ مکرم رفیق احمد صاحب انسپکٹر بیت المال مورخہ ۱۰/۳/۷۳ سے پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات لازمی و دیگر کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق دورہ کر رہے ہیں جملہ عہدیدار خصوصاً وصولی چندہ جات میں، اُن سے پورا تعاون کر کے ممنون فرمائیں۔ ناظر بیت المال آمد قادیان

نمبر شمار	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نمبر شمار	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
۱	قادیان	-	-	۱۰-۳-۷۳	۱۶	الانلور	۸ ۴/۷۳	۲	۱۰ ۴/۷۳
۲	مدراس	۱۳-۳-۷۳	۲	۱۶	۱۷	منارگھاٹ	۱۰	۲	۱۳
۳	مینگلور	۱۷	۱	۱۸	۱۸	پال گھاٹ	۱۳	۱	۱۴
۴	الآل	۱۸	½	۱۸	۱۹	پیلاکرہ۔ پیریر	۱۴	۱	۱۵
۵	موگرال	۱۸	۲	۲۱	۲۰	ایراپورم	۱۵	۱	۱۶
۶	پینگاڈی	۲۱	۳	۲۴	۲۱	ارناکولم	۱۶	۱	۱۷
۷	کینانور	۲۴	۳	۲۷	۲۲	کروناگاپلی	۱۷	۲	۲۰
۸	کڈلائی	۲۷	۱	۲۸	۲۳	آدی ناڈ	۲۰	۱	۲۱
۹	کوڈال	۲۸	۲	۳۰	۲۴	ٹرونڈرم	۲۱	۱	۲۲
۱۰	باڈہ گرہ	۳۰	۱	۳۱	۲۵	کوٹار	۲۲	۱	۲۳
۱۱	ٹیلی چری	۳۱	۱	۱-۴-۷۳	۲۶	میلاپالیم	۲۳	۱	۲۴
۱۲	کالیکٹ	۱-۴-۷۳	۴	۵-۴-۷۳	۲۷	شنکرن کوئل	۲۴	۱	۲۵
۱۳	کوڈیاتھور	۵	۱	۶	۲۸	ساتان کولم	۲۵	۱	۲۶
۱۴	پتھاپیریم	۶	۱	۷	۲۹	مدراس	۲۶	۱	۲۸ ۴/۷۳
۱۵	کرولائی	۷	۱	۸	۳۰	قادیان	۱-۵-۷۳	-	-

یوم مصلح موعودؓ کے بابرکت موقع پر مختلف جماعتوں میں ایمان افروز جلسے

(۱) جماعتِ احمدیہ شموگہ

۲۰ ر فروری بروز منگل بعد نماز عشاء ٹھیک ۹ بجے احمدیہ مسجد سوائی پالہ میں زیر صدارت مکرم ایس. کے اختر حسین صاحب سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ جلسہ یوم مصلح موعود کا بابرکت انعقاد عمل میں آیا. جس میں احمدی احباب کے علاوہ احمدی مستورات اور بچوں نے کثرت سے شرکت کی. لاؤڈ اسپیکر کا بھی انتظام تھا. جلسہ کا آغاز مکرم مسعود احمد صاحب کی تلاوت سے ہوا. بعدہٗ مکرم سیّد محمد جعفر صادق صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام "بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا" پڑھ کر سنایا. نظم کے بعد موصوف نے ہی پیشگوئی دربارہ مصلح موعود کا متن پڑھ کر سنایا. بعدہٗ مکرم مسعود احمد صاحب نے "مصلح موعود کا وجود تمام ادیانِ باطلہ کے لئے ایک چیلنج ہے" مضمون پڑھا. اس کے بعد خاکسار کی تقریر تھی. خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے مصلح موعود کے کارناموں کے تسلسل میں جماعتی نظام بیش قیمت علمی لٹریچر. مجلس مشاورت کا اجراء. محکمہ قضاء. اور دار الہجرت ربوہ کی تعمیر وغیرہ امور کو بیان کیا. خاکسار کے بعد ایک احمدی بچی بدر النساء نے سیدنا حضرت مصلح موعود کی دعا بچوں کے لئے پڑھ کر سنائی. نیز زرینہ بیگم نے نظم "میں احمدی بچی ہوں" پڑھی. آخر میں صدر محترم نے مصلح موعود کی پیشگوئی کا پس منظر. اہمیت و عظمت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ مصلح موعود کی پیشگوئی اسلام اور احمدیت کی صداقت کا زندہ ثبوت ہے. دعا کے بعد پونے گیارہ بجے رات کامیابی کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا. اور آخر پر حاضرین کی شیرینی سے تواضع کی گئی.

خاکسار: فیض احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ شموگہ.

(۲) جماعتِ احمدیہ پینگاڈی

مورخہ ۱۹ ر فروری ۷۳ء کو بعد نماز مغرب و عشاء زیر صدارت مکرم ایم ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا. مکرم ایم. کے مویدونی صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی تلاوت قرآن مجید کے بعد صدر جماعت نے یوم مصلح موعود کی اہمیت بتانے کے بعد فرمایا کہ یوم مصلح موعودؓ ۲۰ ر فروری کو مقرر ہے لیکن مدراس سے ایک وفد کے آنے کی وجہ سے اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آج یہ جلسہ منعقد ہو رہا ہے. اس کے بعد مکرم محی الدین علی صاحب صدر جماعت احمدیہ مدراس نے حضرت مصلح موعودؓ کی آمد کے ذریعہ دنیا میں جو عظیم انقلاب ہوا ہے. اس کا ذکر فرمایا. اور بیان کیا کہ جس طرح حضرت عمرؓ کے زمانہ میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مشن کو وسعت ہوئی. اور حکومتیں قائم ہوئیں اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ ثانی حضرت مصلح موعودؓ کے زمانہ خلافت میں احمدیت کو وسعت اور فروغ ہوا. اور ایک بین الاقوامی جماعت بن گئی. دوسری تقریر مکرم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب انچارج مبلغ کیرلہ کی تھی. موصوف نے حضرت مصلح موعودؓ کے مقام کے بارے میں تفصیلی روشنی ڈالی اور پیشگوئی کی علامات کے مطابق ثابت کیا کہ سیدنا محمود رضی اللہ عنہ ہی مصلح موعود ہیں. جلسہ کے آخر میں مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل انچارج مبلغ تامل ناڈو نے حضرت مصلح موعودؓ کے بارے میں سابقہ کتب اور اولیائے امت کی پیشگوئیاں جماعت احمدیہ کی عظیم الشان ترقی اور مصلح موعودؓ کے کارہائے نمایاں کا تفصیلاً ذکر کیا. بعدہٗ صدر جلسہ نے مختصر خطاب کیا پھر مولوی محمد عمر صاحب نے ایک نکاح کا اعلان کیا. دعا کے بعد یہ جلسہ بفضلہ تعالیٰ بہت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا. مستورات بھی کثیر تعداد میں پردے کی رعایت سے شریک ہوئیں.

خاکسار: این. کنہی احمد سیکرٹری تبلیغ پینگاڈی.

(۳) جماعتِ احمدیہ مظفر پور

مورخہ ۲۰ ر فروری کو مجلس خدام الاحمدیہ مظفر پور کی جانب سے یوم مصلح موعود زیر صدارت مکرم الحاج ڈاکٹر سید منصور احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ مظفر پور منعقد ہوا. جلسہ کی کارروائی مکرم سید رفیع احمد صاحب کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی. بعدہٗ خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود کا متن پڑھ کر سنایا. اجلاس کی پہلی تقریر مکرم سید خالد احمد صاحب نے حضرت مصلح موعود کے زرین کارناموں کے موضوع پر کی اور متعدد کارناموں پر روشنی ڈالی. دوسری تقریر خاکسار نے کی جس میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیشگوئی یتزوّج و یولد لہٗ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کا ذکر کر کے سیدنا حضرت محمودؓ کی ذات بابرکات کو اس کا مصداق ثابت کیا اور آپؓ کی سوانح حیات اور دینی خدمات کا ذکر کیا جو آپؓ نے اکناف عالم اشاعتِ اسلام کے لئے سرانجام دیں. آخر میں محترم صدر صاحب نے غیر از جماعت دوستوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا پر جلسہ کی کارروائی کو اختتام پذیر فرمایا. خاکسار: عبد الرشید ضیاء خادم سلسلہ.

(۴) جماعتِ احمدیہ تیما پور

بتاریخ ۲۵ ر فروری ۷۳ء بمقام مکہ مسجد احمدیہ تیما پور میں یہ مبارک جلسہ منعقد کیا گیا. جلسہ کی صدارت محترم جناب مبارک احمد صاحب ایڈووکیٹ صدر جماعت نے کی تلاوت قرآن کریم مکرم جناب ابراہیم صاحب کرناکونے کی. بعدہٗ عزیزم نصیر احمد نے حضرت مصلح موعودؓ کے دعائیہ اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے. پہلی تقریر مکرم عبد العزیز صاحب استاد سیکرٹری تبلیغ کی ہوئی. آپ نے پیشگوئی مصلح موعود کی علامات تفصیلاً بیان کر کے بتلایا کہ یہ پیشگوئی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ کے وجود میں پوری ہوئی. بعدہٗ خاکسار نے ایک نظم پڑھ کر سنائی جس کا مطلع ہے "اے فضلِ عمر تیرے اوصاف کریمانہ". اس کے بعد ایک تقریر جناب نعیم احمد صاحب متعلم P.U.C. نے کی. آپ نے مصلح موعود کی نشانیوں اور پیشگوئی پر روشنی ڈالی. اس کے بعد جناب صدر جلسہ نے مصلح موعودؓ کے تعلق میں حضرت مسیح پاک علیہ السلام کا اقتباس پڑھ کر سنایا اور ذیل کے امور پر تفصیل سے روشنی ڈالی. وہ جلد جلد بڑھے گا. قومیں اس سے برکت پائیں گی. وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا. بعد دعا یہ بابرکت جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا.

خاکسار شفیق احمد سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ تیما پور.

(۵) جماعتِ احمدیہ جموّں

۲۰ ر فروری بروز منگل بعد نماز مغرب زیر صدارت پروفیسر عبد الماجد صاحب مسجد احمدیہ جموں میں جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا. جلسہ کی کارروائی کا آغاز مکرم عبد الحق صاحب مشتاق بھدرواہی کی تلاوتِ کلام پاک اور نظم سے ہوا. بعد ازاں خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی. اس کے بعد مکرم محمد یونس صاحب نے ایک نظم پڑھ کر سنائی. اس کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا. سب سے پہلے مکرم عبد الحق صاحب مشتاق نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں اور بشارات کی روشنی میں حضرت مصلح موعودؓ کی صداقت کو ثابت کیا. بعد میں خاکسار نے حضرت مصلح موعودؓ کے عظیم کارناموں کے بارے میں اظہارِ خیال کیا. آخر میں مکرم پروفیسر عبد الماجد صاحب نے خلافت کی ضرورت اور اہمیت پر روشنی ڈالی اور اجتماعی دعا کے ساتھ جلسہ کا اختتام کیا. کشمیر کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے کچھ دوستوں نے بھی اس جلسہ میں شرکت کی اور تقاریر سے مستفید ہوئے.

خاکسار: بابو محمد یوسف صدر جماعت احمدیہ جموّں.

(۶) جماعتِ احمدیہ برہ پورہ

مورخہ ۲۰ ر فروری ۱۹۷۳ء کو احمدیہ مسجد برہ پورہ میں بعد نماز عصر مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب صدر جماعت احمدیہ بھاگلپور کی صدارت میں جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی. مکرم محمد شمیم الدین صاحب بی. اے. ایل. ایل. بی سیکرٹری تعلیم و تربیت کی تلاوت قرآن کریم اور عزیزی انور رضا خان کی سورۃ الحمد کی تلاوت کے بعد خاکسار نے حضرت مصلح موعودؓ کی دعائیہ اشعار پر مبنی نظم پڑھی. جس کے بعد مکرم محمد شمیم الدین صاحب نے "یوم کی غرض و غایت اور حضرت مصلح موعودؓ" کے موضوع پر ایک پُر از معلومات تقریر کی جس سے جلسہ کی غرض و غایت بھی ظاہر ہوگئی اور حضرت مصلح موعودؓ سے متعلق بھی بہت ساری باتیں لوگوں کو معلوم ہوئیں. ان کی تقریر کے بعد عزیزی سید عبد الرفیع نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم پڑھی. بعدہٗ خاکسار کی تقریر "حضرت مصلح موعودؓ کا مقدس وجود اور اسلام کی عظمت کا ایک درخشندہ نشان" کے موضوع پر تھی. جس میں خاکسار نے خاص طور سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے پسر موعود سے متعلق حضرت نعمت اللہ شاہ ولی کے قصیدہ کا ذکر کیا اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اُس خاص پیشگوئی کا ذکر کیا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو حضرت مصلح موعود کے بارے میں بتائی تھی. اس کے علاوہ خاکسار نے حضرت مصلح موعود کے ہی وقت میں جماعتِ احمدیہ کا دنیا کے ہر ایک کونے میں تبلیغی مشن قائم ہو جانے کا بھی ذکر کیا. آخر میں حضرت مصلح موعودؓ کے علماءِ وقت کو مقابلہ تفسیر القرآن کے لئے دیئے گئے چیلنجوں کا ذکر کرتے ہوئے اس خدائی بشارت کو بیان کیا کہ تمہارے ماننے والے ہمیشہ ہی نہ ماننے والوں پر غالب رہیں گے اور جسے پورا ہوتے ہوئے ہم لوگ روز دیکھ رہے ہیں. بعدہٗ مکرم محمد قیوم صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم پڑھی. پھر مکرم محمد شمس عالم صاحب (بھاگلپور) کی تقریر ہوئی جس میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی دربارہ مصلح موعود بہترین ڈھنگ سے پیش کی. آخر میں صدر جلسہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اب بفضلہ تعالیٰ ہمیں یہ کہتے ہوئے فخر محسوس ہو رہا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کے مشنوں پر سورج غروب نہیں ہوتا. اور اب وہ دن دور نہیں جب اسلام کا غلبہ جماعتِ احمدیہ ہی کے ذریعہ پوری دنیا پر ہوگا.

(باقی ص۱۱ پر)

میدانِ تبلیغ میں جماعت احمدیہ کی کامیابی کا راز - بقیہ صفحہ (۲) اداریہ

فرمائیے! اُسوۂ نبوی اور اُسوۂ صحابہؓ کے بعد اور کس کا نمونہ قابلِ تقلید ہے۔ اگر جماعتِ احمدیہ ان بزرگوں کا طریقِ کار اپنا کر تبلیغِ حق میں مصروف ہے تو زہے قسمت پھر اعتراض کیسا؟ ؎

آپ ہی اپنی اداؤں پر ذرا غور کریں!
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

(۴) چوتھے نمبر پر سورت صف کی مشہور و معروف آیت کریمہ قابلِ غور ہے۔ فرماتا ہے:-

وَ اِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ○ (الصّف آیت: ۷)

اس آیتِ کریمہ کو پیش کر کے ہم الجمعیۃ کے کالم نویس سے باادب صرف اسی قدر عرض کرنا چاہیں گے کہ ممکن ہے وہ اپنی ناتجربہ کاری اور قصورِ علم کی بناء پر یہ سب باتیں لکھ گئے ہوں۔ مناسب ہے کہ وہ اپنے بزرگ مولانا فارقلیط صاحب ہی سے دریافت کر لیں۔ بلکہ ان کا "فارقلیط" لقب ہی آپ کو بتا دیگا کہ یہ بزرگ کسی زمانہ میں ایسی ہی نفسیات پیش کر کے اہلِ اسلام کی طرف سے اہلِ کتاب کو ملزم ولاجواب کرتے رہے ہیں۔ آیتِ کریمہ میں جو "احمد" نامی رسُول مقبول کی بابرکت آمد کا ذکر ہے وہ انجیلِ برنباس میں مذکور "فارقلیط" والی پیشگوئی کی طرف ہی اشارت ہے۔ اسی کے بار بار پیش کرنے کے سبب آپ کے بزرگوار کو عقیدتمندوں نے فارقلیط کے لقب سے پکارنا شروع کر دیا اور ہم سمجھتے ہیں کہ آج بھی وہ اسی طریقِ استدلال کو اپنے لئے موجبِ فخر گردانتے ہیں۔ مگر آپ ہیں کہ اپنے ہی بزرگوں کی روایات کو اُن کی زندگی اور موجودگی میں خاک میں ملا رہے ہیں۔ اور ان کے خلاف اپنے قلموں کو حرکت دے رہے ہیں یا للعجب ــــ!!

ہم نے یہ چار مثالیں صرف اہلِ کتاب کو دعوتِ ایمان دینے کے سلسلہ میں لکھی ہیں۔ مشرکینِ عرب اور دیگر اقوامِ عالم کو بھی اسی نہج پر دعوت دینے کی بیسیوں مثالیں قرآنِ پاک میں موجود ہیں۔ حیرت ہے الجمعیۃ کے کالم نویس کو ان میں سے کوئی آیت بھی اپیل نہ کر سکی اور سب کو نظر انداز کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے طریقِ تبلیغ کی تنقیص کرنے اُٹھ کھڑے ہوئے ؎

خود بدلتے نہیں، قرآں کو بدل دیتے ہیں
ہوئے کس درجہ فقیہانِ حرم بے توفیق

ماسوا اس کے جیسا کہ ہم نے ابتداء میں ذکر کیا کالم نویس محترم کے بیان کردہ اپنے ہی خیالات کا ایک حصّہ دوسرے کے مخالف ہے۔ ایک طرف "مذہبی نفسیات میں پرورش پانے والوں" پر طعن کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان لوگوں کی ایسی ہی نفسیات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جماعتِ احمدیہ کی تبلیغ عیسائیوں اور مسلمانوں میں کامیاب ہوئی۔ اور کامیابی کی وجہ ان لوگوں کا ایسے مذہبی خیالات کو اپنانا تھا۔ جن کی روشنی میں احمدی مبلغین کی تبلیغ اثر انگیز ثابت ہوئی ــــ لیکن دوسری طرف اسی نوٹ کے آخر میں اپنے عقاید و نظریات پیش کرتے ہوئے اسی سمت خود بھی قدم اٹھا رہے ہیں (قارئین کرام ایک بار پھر منقولہ بالا اُن کے آخری پیراگراف کو ملاحظہ فرمائیں) دیکھیں کیا یہ وہی بات نہیں جس پر چند سطور پہلے کالم نویس صاحب نے دوسروں پر طعن کیا تھا۔ اگر آپ ایسے عقاید و نظریات رکھتے ہوئے زیرِ طعن نہیں آسکتے تو دوسرے کیونکر محلِ طعن بن گئے؟ اگر آپ ہی کے ان خیالات کے پیشِ نظر ہم بڑے ادب و احترام کے ساتھ آپ سے عرض کریں کہ جب رسُول اللہ کی پیشگوئیاں موجود ہیں۔ حضرت مسیح کا دوبارہ آنا برحق ہے، امام مہدی کے ظہور پر بھی امت کا اجماع ہے۔ تو جناب عالی! اسی پس منظر میں جماعت احمدیہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے دعوے پر اسلامی دُنیا کو غور و فکر کی دعوت دیتی ہے ذرا آپ بھی غور فرمائیں۔ ہو سکتا ہے آپ انکار کر دیں۔ مگر آپ کے اور احمدیت کی دعوت قبول کر لینے والوں میں صرف اسی قدر فرق رہ جاتا ہے کہ ماننے والے زمانہ کے حالات، رسول اللہ کی پیشگوئیوں آنے والے میں ان سب علامات کے پُورا ہونے کی باتیں دیکھ کر اسلام کے موعود کی شناخت کر لیتے ہیں اور آپ ہیں کہ شناخت سے محروم رہے۔ اور انتظار میں گھڑیاں گذار رہے ہیں۔ پھر یہ انتظار بھی کب تک چلتا چلا جائے گا؟ اس کے لئے کوئی لامتناہی زمانہ تو نہیں چاہیئے کہ عامۃ المسلمین کو آپ لوگ بس آئندہ کے وعدوں کی اُمید دلاتے چلے جائیں اور وقت ہاتھ سے نکل جائے۔ آثار میں جس زمانہ میں امام مہدی اور مسیح موعود کا ظہور و نزول بیان ہوا وہ زمانہ تو یہی ہے وقت پکار پکار کر ایسے مصلح رُوحانی کی ضرورت کا اعلان کر رہا ہے۔ دُنیا تشنہ لب ہے مگر بُرا ہو ایسے انتظار کا کہ تشنہ لبوں کے لئے بروقت آبِ حیات کا انتظام نہ ہُوا تو پھر کب ہوگا؟ یہ ایک بہت بڑا اعتراض ہے جو زندہ مذہب اسلام پر اور پھر خدا کی ذاتِ قدوس پر بھی وارد ہوتا ہے جس پر جماعتِ احمدیہ کے نکتہ چینوں کو سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے ــــ!!

رہی اصل اور نقل کی بات جس کی طرح دے کر کالم نویس نے سچے امام مہدی اور مسیح موعود کے دعوے سے عامۃ المسلمین کی توجہ ہٹانے کی کوشش کی ہے۔ سو یہ بھی کوئی مشکل اور لاینحل مسئلہ نہیں۔ جب آپ کو یہ بات تسلیم ہے کہ اصل کے ساتھ نقل کا کاروبار چلتا آیا ہے تو اس کے ساتھ یہ بھی حقیقت ہے کہ دنیا میں اصل کو نقل سے ممتاز کرنے والے نقاد بھی موجود رہے ہیں اور ایسے اصول و قواعد معدوم نہیں ہوئے جن کو بروئے کار لا کر بڑی آسانی کے ساتھ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی جانچا جا سکتا ہے۔ ہمیں خوشی ہوتی اگر لگے ہاتھوں کالم نویس صاحب وہ اصول و قواعد بھی بتا دیتے جن سے آپ کے نزدیک دوسرے مصلحینِ ربانی کی اصل تو ثابت ہو جاتی۔ مگر انہی کی روشنی میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا دعویٰ بقول اُن کے نقل ثابت ہوتا ــــ!! تب اس کے مقابلہ میں ہم بھی بفضلہٖ تعالیٰ وبعونہٖ مسلّمہ اصول و قواعد کی رُو سے یہ ثابت کر کے دکھا دیتے کہ کالم نویس کا اعتراض بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے بارے میں یا تو قصورِ علم کا ثمرہ ہے یا پھر محض تعصب کی پیداوار ہے۔ آئیے! مردِ میدان بنئے! اور قاطع دلیل کے ساتھ بات کیجئے۔ قرآن کریم نے بھی یہی فرمایا ہے کہ:-

لِیَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَیِّنَةٍ وَّ یَحْیٰى مَنْ حَیَّ عَنْۢ بَیِّنَةٍ ۔
(سورۃ انفال آیت: ۴۳)

یعنی کسی کی ہلاکت اور زندگی کا فیصلہ دلیل اور بیّنہ سے اصل فیصلہ ہے۔

پس جب تک آپ لوگ ایسا نہیں کر پاتے آپ کی کسی بات میں کچھ بھی وزن نہیں۔ چاہے آپ نفسیات کی باتیں کریں یا مذہبی خیالات کے اپنانے کا طعنہ دیں یا پھر نقل کا فتویٰ صادر کریں۔ آپ لوگوں کی بات کچھ وزن دار نہیں اور نہ آپ کے ایسے خیالاتِ واہیہ کے سبب حق و صداقت کی تبلیغ سلیم الفطرت افراد پر بے اثر ہو سکتی ہے۔ آپ جس قدر چاہیں باتیں بنائیں، تاویلیں کریں، احمدیت کی ترقی اور وسعت اب رُکنے کی نہیں۔ آپ کے اسلاف نے احمدیت کی ترقی کو روکنے کے لئے پُورا زور لگا کر دیکھ لیا۔ اب آپ کی باری ہے۔ آپ بھی بھرپور کوشش کر کے دیکھ لیں۔ احمدیت کے ذریعہ جو چراغ روشن ہو چکا اب آپ لوگوں کی مونہوں کی پھونکوں سے یہ چراغ گُل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس کی روشنی ساری دُنیا میں پھیلتی چلی جائے گی اور سعید الفطرت لوگوں کے قلوب و اذہان اس سے منور ہوتے چلے جائیں گے۔ یہ خدائی تقدیر ہے کوئی نہیں جو اس میں روک بن سکے ــــ!!

اِن شآءَ اللہ العزیز وباللہ التوفیق ؛

روئداد جلسۂ یوم مصلحِ موعودؓ جماعتِ احمدیہ برہ پُورہ۔ بقیہ صفحہ ۱

ڈاکٹر صاحب موصوف نے تمام حاضرین جلسہ و دیگر احباب کا بھی خاص طور سے شکریہ ادا کیا۔ بعدہٗ ایک لمبی دُعا ہوئی اور جلسہ کا اختتام ہُوا۔ چونکہ عورتوں کے بیٹھنے کا انتظام احمدیہ مسجد میں کرنا ممکن نہیں تھا اس لئے تمام مستورات کے لئے مسجد کے قریب مکرمہ استانی اکبری خانم صاحبہ احمدی کے مکان پر انتظام کر دیا گیا تھا۔ جہاں تمام مستوراتِ جماعت حاضر تھیں اور جلسہ کے سارے پروگراموں کو بڑی خاموشی سے سُن کر مستفید ہوتی رہیں۔ آخر میں تمام احبابِ جماعت سے دُعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے ہماری تبلیغی مساعی میں زیادہ سے زیادہ برکت دے اور ہمیں خدمتِ دین کے زیادہ سے زیادہ مواقع نصیب کرے آمین ثم آمین۔

خاکسار: محمد عبد الباقی صدر جماعت برہ پُورہ۔

لازمی چندوں کا تارک یقیناً خدا تعالیٰ کے حضور جوابدہ ہوگا!

ہر جماعت کے ہر فرد کو یہ عزم کر لینا چاہیئے کہ ۲۰ اپریل ۷۳ء تک بجٹ کو پورا کرنا ہے۔ یاد رہے کہ چندہ عام۔ حصہ آمد چندہ جلسہ سالانہ جماعتی طور پر لازمی اور ضروری چندے ہیں۔ اور سب سے مقدم ہیں کیونکہ ان کی بنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود رکھی ہے اور اُن کی باقاعدگی کیلئے تاکید کرتے ہوئے حضور نے یہاں تک فرمایا ہے کہ "جو شخص تین ماہ تک چندہ ادا نہ کرے گا اس کا نام سلسلۂ بیعت سے کاٹ دیا جائے گا۔ اور اس کے بعد کوئی مغرور یا لاپرواہ جو انصار میں داخل نہیں اس سلسلہ میں ہرگز نہ رہ سکے گا"

اس لئے عہدیداران و سیکرٹریان مال اور مبلغین کرام کو خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ احباب جو دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے خدا کے دین کے لئے وعدوں کو پُورا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق بخشے آمین؛

ناظر بیت المال آمد قادیان

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے

مندرجہ ذیل خریدارانِ اخبار بدر کا چندہ آئندہ ماہ اپریل ۷۳ء میں کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے ۔ بذریعہ اخبار بدر بطور یاد دہانی آپ کی خدمت میں تحریر ہے کہ اپنے ذمہ کا چندہ اخبار بدر اپنی پہلی فرصت میں ادا فرمادیں ۔ تاکہ آئندہ آپ کے نام اخبار جاری رہ سکے ۔ اور ایسا نہ ہو کہ آپ کی عدم ادائیگی کی وجہ سے اخبار بند ہو جائے ۔ اور آپ کچھ وقت کے لئے مرکزی حالات اور اہم ضروری اعلانات اور علمی مضامین کی آگاہی اور استفادہ سے محروم ہو جائیں ۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو آمین ۔

(مینیجر بدر قادیان)

نمبر خریداری	اسماء خریداران	نمبر خریداری	اسماء خریداران
۱۰۴۷	ایس ۔ اے ۔ عظیم صاحب	۱۶۰۰	سید یعقوب الرحمٰن صاحب
۱۰۷۰	سید غلام مصطفیٰ صاحب	۱۶۲۷	نور الحسن صاحب
۱۱۳۰	جاوید خورشید صاحب	۱۶۲۹	مولوی عبد الحلیم صاحب
۱۱۷۱	سنٹرل لائبریری حیدرآباد	۱۶۳۰	اختر الحق صاحب
۱۱۹۹	محمد تقی صاحب	۱۶۳۳	صوفی عبد الشکور صاحب
۱۲۰۵	ننھی بو صاحبہ	۱۶۶۲	شیخ ناصر احمد صاحب
۱۲۱۰	ہندوستان پیپر مارٹ	۱۶۶۹	شہزادہ پرویز صاحب
۱۲۴۵	ناصر احمد صاحب	۱۷۱۶	سید افتخار حسین صاحب ۔
۱۳۱۶	ظفر احمد صاحب باقی	۱۷۵۹	مولانا عبد الحنان صاحب
۱۳۴۹	غلام نبی صاحب پٹواری	۱۸۲۹	محمد شہاب الدین صاحب
۱۳۶۱	صدیق امیر علی صاحب موگرال	۱۹۲۸	محمد مظاہر حسین صاحب
۱۳۷۴	نیشنل لائبریری	۱۹۵۷	قسّاور معین الدین صاحب
۱۴۰۹	زاہدہ بیگم صاحبہ	۱۹۷۲	میر عبد الرحمٰن صاحب
۱۴۲۲	اے ۔ سلام صاحب	۲۰۰۱	مبارک احمد صاحب
۱۴۴۸	ضمیر احمد صاحب	۲۰۰۸	عبد القادر صاحب ۔
۱۴۸۸	محمد معین الدین صاحب	۲۱۰۳	صادقہ بیگم صاحبہ
۱۴۹۳	پروفیسر مصلح الدین صاحب	۲۱۰۵	سید خلیل احمد صاحب
۱۴۹۸	اے ۔ جے ۔ کنور صاحب	۲۱۰۷	محمد اختر صاحب پرویز
۱۴۹۹	اعجاز فاطمہ صاحبہ	۲۱۰۸	مطیع الرحمٰن صاحب
۱۵۱۴	محمود احمد صاحب	۲۱۶۷	ڈاکٹر منور علی صاحب
۱۵۲۰F	ڈاکٹر ایچ ۔ ایم ۔ ساجد صاحب	۲۲۱۰	ماسٹر عبد الحق صاحب مالاباری
۱۵۵۸	محمد عبد المجیب صاحب	۱۷۶۶	میسرز آزاد کارپوریشن
۱۵۸۶	نواب علی خان صاحب		

نصرت جہاں ریزرو فنڈ و درویش فنڈ

جن مخلصین نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ اور درویش فنڈ میں وعدے کر رکھے ہیں اُن سے درخواست ہے کہ جلد ادائیگی کر کے ممنون فرمائیں ۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

احمدیّہ کانفرنس مرکرہ

احباب جماعت ہائے احمدیہ کیرالہ و میسور کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال صوبائی کانفرنس مرکرہ میں ۲۴ - ۲۵ مارچ بروز ہفتہ اتوار ہو رہی ہے ۔ انشاء اللہ تعالیٰ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی اور مکرم مولوی محمد عمر صاحب مرکزی مبلغین کے علاوہ مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب آف سکندر آباد بھی شرکت کریں گے ۔ جماعت ہائے احمدیہ کیرلہ اور میسور کے احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر استفادہ کریں اور کانفرنس کو کامیاب بنائیں ۔

کانفرنس سے قبل نمائش لگانے کا بھی انتظام کیا گیا ہے ۔ ہمارے مبلغ انچارج مکرم مولوی محمد ابو الوفاء صاحب اور بعض دوسرے مستعد احباب و نوجوان نمائش اور کانفرنس کے انتظامات میں مصروف ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ان سب دوستوں کی کوششوں کو کامیاب فرمائے اور قبول کرے ۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیّہ قادیان

مَنْ یُّنفِقُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ
تحریک جدید

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

” مَیں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو اموال خرچ کئے جاتے ہیں اُن پر خرچ کا لفظ بولنا حقیقۃً درست اور صحیح نہیں ہے ۔ خرچ وہ رقم ہوتی ہے جو آپ کے ہاتھ سے نکل جائے اور ختم ہو جائے ۔ لیکن جو اموال اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیئے جاتے ہیں وہ نہ تو کسی کے ہاتھ سے نکلتے ہیں اور نہ ختم ہوتے ہیں بلکہ وہ ہر آن اور ہر لحظہ بڑھتے چلے جاتے ہیں ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک فارسی شعر میں اس مسئلہ کی طرف نہایت لطیف پیرایہ میں متوجہ کیا ہے آپ فرماتے ہیں ؎

زبذلِ مال در راہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا “

پس احباب جماعت کو چاہیئے کہ تحریک جدید کے چندوں کی جلد از جلد ادائیگی کی طرف توجہ کریں اور جن جماعتوں نے ابھی تک سالِ رواں کے وعدے نہیں بھجوائے وہ بھی اس طرف خاص توجہ فرمائیں ۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن ۵۸/۱ فیرس لین کلکتہ ۱۲

کروم لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں :-

AZAD TRADING CORPORATION,
58/1 PHEARS LANE CALCUTTA-12.

ہر قسم کے پُرزے

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ہر ماڈل کے ٹرکوں اور گاڑیوں کے ہر قسم کے پُرزہ جات کے لئے آپ ہماری خدمات حاصل کریں ۔

کوالٹی اعلیٰ ــــ نرخ واجبی

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

فون نمبرز { 23—1652 / 23—5222 } تار کا پتہ "AUTOCENTRE"

درخواست دُعا

(۱) ـــ مکرم منشی کلیم الدین صاحب آف شاہجہانپور کچھ دنوں سے بیمار چلے آرہے ہیں ۔ پہلے سے افاقہ ہے ۔ احباب اُن کی کامل صحت و سلامتی کیلئے دُعا فرمائیں ۔

(۲) ـــ مکرم میر غلام محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ یاری پورہ (کشمیر) کی صحت خراب چلی آ رہی ہے ۔ ان کی صحت اور مال و دولت میں ترقی کے لئے دُعا کی درخواست ہے ۔

خاکسار : خورشید احمد پربھاکر قادیان